تعارفِ علیؑ (شاہکار قدرت)

کیا "یا علیؑ مدد" کہنا شرک ہے؟

از قلم

پروفیسر سید تصدق حسین بخاری

محقق الف ثانی

تعارفِ علیؑ (شاہکارِ قدرت)

کیا
"یا علیؑ مدد" کہنا شرک ہے؟

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد سندھ پاکستان

از قلم
پروفیسر سید تصدق حسین بخاری محقق الف ثانی

ناشران
رحمت اللہ بک ایجنسی۔ ناشران و تاجران کتب
بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی ۲
ہدیہ [redacted] روپے

ڈیڈیکشن

میں اس کتاب کو ممبر رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی کے نام پر (معنون) ڈیڈیکیٹ کر کے آلِ محمد سے درخواست کرتا ہوں کہ جہاں ہزاروں کوئی شیعہ روسار موجود تھے۔ اس ادارہ مجاہد غلام فتیٰ (علیؑ مرتضیٰ مصداق لا فتیٰ الا علی) کی ہر مشکل میں امداد فرمائیں

اُمید

"قیامت کو ضامنِ شفاعت ہو جائیں کیونکہ غلام آلِ محمدؐ نے جو آپ کے پاک معصوم مثیل انبیاء کے علمی فیوض ہیں ان کی اشاعت کی ہے افضل از نماز روزہ حج ہے اشاعت۔ توحید، نبوت امامت جو اصولِ دین ہیں۔

اس ادارہ مومن نے میری آواز پر لبیک کہی خدا اس کو جزائے خیر دے۔ (آمین)

یہ ہے نیکی یہ ہے یادگار دائمی کہ آلِ محمدؐ کے علوم کی اشاعت کردہ کتابراں خونِ حسینی کی حمایت ہے۔

دُعا گو بخاری (پروفیسر)

مقدمہ

یا علی مدد

عبدالکریم مشتاق

علی علیہ السلام سے مدد مانگنا جائز ہے سرکار کائنات کی سنت قولی بھی ہے اور فعلی بھی اس کا اعتراف عملی طور پر شیخین نے بھی کیا ہے ارشاد رب العزت ہے کہ "بس اللہ تمہارا ولی ہے اور رسولؐ اور وہ مومن جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں (سورہ مائدہ آیت نمبر۵) ہم نے پہلے بیان کیا کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ تمام اہل اسلام کو دعوت عام ہے کہ ثابت کردیں کہ علی علیہ السلام کے سوا کسی دوسرے بزرگ کی شان میں نازل ہوئی ہو۔ اگر نہ کر سکیں تو خدا و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس حکم کو بسرو چشم تسلیم کرلیں کہ اللہ مددگار ہے رسول مددگار ہیں اور علی مددگار ہیں کیونکہ ولی کے معنوں میں مددگار بھی ہے۔ اس کا منکر کلام الٰہی کا منکر اور اللہ کے کلام کا منکر کافر ہے اسی آیت سے اگلی آیت اس طرح ہے کہ

"جو مددگار مانے گا اللہ کو' رسول کو اور ان ایمان والوں کو(جو حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں) بے شک وہ گروہ غالب ہے (سورہ مائدہ آیت نمبر۵۶) اس آیت سے ثابت ہوا کہ غلبہ پانے کے لئے اللہ رسولؐ اور علیؑ سے مدد مانگنا کوئی گناہ نہیں بلکہ رب العالمین کے منشاء کے مطابق ہے۔ کلام اللہ بالکل واضح اور روشن الفاظ میں اس کی تائید کرتا ہے جو لوگ "ولی" کے معنی "دوست" لیتے ہیں ان کے لئے کہوں گا کہ "دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے"

سرکار نبوت نے تو جنگوں میں علیؑ سے مدد طلب کر کے اسے سنت ہی بنا دیا ہے۔ جس سے انکار محال ہے شب ہجرت حضورؐ کے بستر پر تلواروں کے سائے میں

سونا، جنگوں میں علمدار رسولؐ ہونا اس کا ثبوت ہے اور شیخ محدث عبدالحق دہلوی نے مدارج النبوہ میں ناد علی علیہ السلام کا ذکر کر کے آنحضرتؐ کا حضرت علیؑ کو پکارنا ثابت کیا ہے۔

اس امر سے یہ تاثر نہ لیا جائے کہ نبی معاذ اللہ حضرت علیؑ کے محتاج تھے بلکہ حضورؐ کا مقصد محض امت پر افضیلت علیؑ ظاہر کرنا تھا اور یہ تاثر کہ خدا کے علاوہ اور کوئی کارساز یا فضل کا حامل نہیں ہے از روئے قرآن غلط ہے کہ سورہ حدید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ یہ مومنین خدا کے فضل پر کچھ قدرت نہیں رکھتے۔ یہ تو یقینی بات ہے کہ فضل خدا ہی کے قبضے میں ہے (مگر) وہ جس کو چاہے عطا کرے اور خدا تو بڑا فضل کا مالک ہے" (سورہ حدید نمبر ۲۹)

پس ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مومنین میں سے کچھ مصطفیٰ و مرتضیٰ ہستیوں کو "ولی" بنا کر یہ طاقت عطا کی ہے کہ ان کو خدا کے عطا کردہ فضل پر تصرف حاصل ہے۔ لہٰذا ان سے مدد مانگنا شرک نہیں ہے اور ان کی اس عطا کردہ طاقت منجانب خدا کا انکار خدا کو ہرگز پسند نہیں ہے جیسا کہ آیت کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

اسی لئے حضرت ابوبکر نے کہا کہ "اگر فتنہ زکواۃ میں علیؑ میری مدد نہ کرتے تو میں ہلاک ہو جاتا" (تاریخ عبدالقادر ص ۲۷) حضرت عمر کا قول ہے کہ "اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا" ذکر حسین مولوی کوثر نیازی

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد لطیف آباد

حضرت عثمان کی مدد جس قدر بسلسلہ پیاس حضرت علیؑ نے کی ہے تاریخ اس کی شاہد ہے کہ جب اتنی بڑی شخصیتیں علیؑ کی امداد و اعانت کی معترف ہیں تو پھر عام معترضین کی کیا حیثیت ہے؟ اپنے صدیق اکبر کی صداقت اور قرآن و حدیث کی حقانیت پر اعتبار کیجئے۔ اور "یا علیؑ مدد" پر اعتراض کرنا چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ فرمان رسولؐ ہے کہ **من کنت مولاہ فهذا علی مولاہ** متفقہ حدیث ہے کہ جناب رسولؐ خدا صرف اصحاب ہی کے نہیں بلکہ پوری کائنات کے مولا ہیں۔ اس لئے علیؑ بھی سب کے مولا ہیں۔

سپاہ صحابہ کے رہنما انجمن سپاہ صحابہ جو دراصل سپاہ خون و خرابہ ہے ان ہی صحابہ کی سپاہ ہے جنکو رسول اسلام سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف موقعوں پر متعدد مرتبہ اپنی بارگاہ سے دفعہ و دور کیا۔ اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شناخت تو قرآن نے یہ بتائی ہے کہ وہ آپس میں رحم کرنے والے اور کافروں پر شدید ہوتے ہوں اس لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی سپاہ میں اس صفت کا موجود ہونا اشد ضروری ہے کہ وہ آپس میں رحیم ہو اور کفار کیلئے شدید۔ جبکہ یہ انجمن جن صحابہ کی سپاہ ہے ان کا کام امت میں تفریق پیدا کرنا مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا اور ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا تھا۔ وہ دین کا نقصان دینداری کے لبادے میں کرتے تھے اور اس نقصان پر خوش ہوتے تھے۔ وہی نصب العین اس انجمن کا ہے کہ امت میں تفرقہ بازی کر کے اختلافات کو ہوا دیکر بھائی کا بھائی کے ہاتھوں خون کرا دے اور خود محو تماشا ہو جائے۔ جھوٹے نعرے دیواروں پر لکھ کر اسلام کی رسوائی کے اسباب پیدا کرے۔ یہ جماعت اپنے اعمال و افعال میں یقیناً ان مردود صحابہ کے عزائم کی تکمیل میں اسی روش پر گام زن ہے۔ اس انجمن کا نعرہ "سیاست معاویہ زندہ باد" اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہ گروہ اصحاب بغاوت کا پیروکار اور خاندان نبوت کا ازلی دشمن ہے۔ ان کا سیاسی رہنما معاویہ بن ابو سفیان ہے جس کی اہل بیت رسول سے دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور اس کا بغض ضرب المثل ہے۔ اسلام کے اس مار آستین کے گھناؤنے باغیانہ کردار کی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے میری کتاب "ایٹم بم کا دوسرا نام"

انجمن سپاہ صحابہ کا اصلی پیر و مرشد "معاویہ" ہے جبکہ معاویہ کا حقیقی رہنما ابلیس تھا۔ ابلیس کو اپنی توحید پرستی پر بڑا فخر و ناز تھا چنانچہ اس نے اسی گھمنڈ میں خلیفہ خدا حضرت آدم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ اللہ کے علاوہ کسی

غیر اللہ کی تعظیم نہ کرنا سنت ابلیسی قرار پایا۔ اسی سنت پر خوارج نے عمل کیا اور لا حکم الا اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ یہی روش وہابیوں نے اختیار کر لی اور خدا کے سوا ہر کسی کو ذلیل قرار دیا اور یہی وطیرہ مسلک دیوبند سے وابستہ بعض انتہا پسندوں نے اپنایا اور خدا کا نام استعمال کر کے خاصان خدا کی تکریم و تحریم کو شرک و بدعت قرار دے دیا۔

انجمن سپاہ صحابہ اسی لشکر کا ایک حصہ ہے۔ انہوں نے اولیا اللہ اور بزرگان دین کی دشمنی کا عمومی مظاہرہ کرتے ہوئے اور خصوصاً سید الاولیاء امیر المومنین علی علیہ السلام سے بغض و کینہ کا نمایاں مظاہرہ کرتے ہوئے ایک نعرہ وضع کیا اور اسکی خوب تشہیر کی۔ "یا اللہ مدد" اس نعرہ کا حقیقی مقصد توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ ہرگز نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اس خطہ ارض پر موجود ایک بھی مسلمان اللہ کی توحید کا منکر نہیں ہے بلکہ اس شرارت سے مقصود یہ ہے کہ "یا علی مدد" کا مسنون نعرہ متاثر ہو اور استمداد علویہ کے شیعہ و سنی مشترکہ عقیدہ کو ٹھیس لگے۔ چنانچہ اس مقام پر ہمارا جی چاہتا ہے کہ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے مسئلے پر کچھ گفتگو ہدیہ قارئین کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

"نعرہ حیدری" اور "یا اللہ مدد"

گرامی قدر ناظرین فروعی مسائل کو ہوا دے کر معاشرے میں افتراق و انتشار پیدا کرنا ابلیس اور اسکے چیلوں کا شغل رہا ہے۔ اس کے برعکس امت کے اتحاد کیلئے علماء کرام کے مثالی کردار کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بندگان خدا میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے علماء ہی ہوتے ہیں۔ اہل علم سوسائٹی کا وہ قابل احترام طبقہ ہے جو اعلاء کلمتہ الحق کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ فرمان نبوی کے مطابق علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ دین حنیف کی حفاظت اور اس کی اشاعت

کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ علماء ہی ہیں جنہوں نے ہر دور میں حقانیت اسلام کو واضح کیا اور اسوہ حسنہ کا نمونہ پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ علماء کرام کا منصب ان معززین سے ذمہ دارانہ رویے کا متقاضی ہوتا ہے کیونکہ حق و باطل اور خیرو شر کی پہچان کیلئے عوام الناس کو ان ہی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ مطالعہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانے میں علماء کے دو گروہ موجود رہے ہیں ایک وہ جس نے از راہ خوشنودئی خدا دین حق کی اشاعت کو مطمع نظر قرار دیا اس کیلئے ہر طرح کی قربانی پیش کی ایسے علماء کو علمائے حق سے موسوم کیا جاتا ہے اور دوسرا گروہ ایسے نام نہاد علماء کا ہے جو دنیا پرست ہوتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے کوٹھیوں کاروں پرمٹوں یعنی مال و زر اور حصول جاہ و منصب کی خاطر دین کو آلہ کار بنایا۔ فروعی مسائل کو ہوا دی اپنے آقاؤں کی سرخروئی کیلئے دینی احکامات میں رد و بدل کیا اور مقصد بر آری کیلئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا ایسے عاقبت نا اندیش لوگوں کو علماء سو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ دور حاضر میں انجمن سپاہ صحابہ کو اسی گروہ علماء کی سرپرستی حاصل ہے اور ان کی خاطر خواہ کفالت خارجی ذرائع سے ہو رہی ہے۔ نبی خیر المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ "شر" کیا ہے تو حضور نے جواباً ارشاد فرمایا۔ "جان لو سب سے بڑا شر برے علماء ہیں" (مشکوٰۃ) برے علماء کا کام بری تاویلیں گھڑ کر اسلامی معاشرے میں ناچاکی پیدا کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کی خاطر یہ نزاع وضع کی گئی کہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا شرک ہے۔ درحقیقت اس بات سے دین کا فائدہ ہرگز مطلوب نہ ہے بلکہ بزرگان دین کی توہین مقصود ہے۔ کیونکہ اللہ کے سوا کسی دوسرے سے مدد نہ مانگنا ایسا غیر فطری اور نامعقول مطالبہ ہو گا کہ اس کا تجزیہ کرنے پر اساس اسلام کے زمین بوس ہو جانے کا احتمال ہو جائیگا۔ اسی لیئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کی پہلی آیت ہی میں اس

مسئلے کو حل کر دیا ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ سورہ حمد خلاصہ قرآن ہے اور جو کچھ سورہ حمد میں ہے وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہے۔ یعنی بسم اللہ شریف الحمد شریف کا خلاصہ ہے چنانچہ ایسی بابرکت آیت کریمہ میں اللہ نے اس کے پہلے "حرف" کے استعمال میں ہی اس مسئلے کو حل فرما دیا ہے کہ بسم اللہ کی "ب" استعانت کی ہے۔[1] اور اس سے پہلے فعل پوشیدہ ہے۔ اس کے معنی یوں ہیں کہ شروع کیا جاتا ہے اللہ کے نام کی مدد سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا سے بھی مدد لینا جائز ہے۔ لہٰذا اللہ کے رسول اور برگزیدہ بندگان خدا سے بھی جائز ہے کہ وہ بھی اسم اللہ کی طرح اللہ کی ذات پر دلالت اور رہبری کرتے ہیں اسی لئے قرآن نے حضور کو ذکر اللہ فرمایا۔ اعلٰحضرت احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کے حاشیہ پر تفسیر نور العرفان ملاحظہ فرمایئے۔

مفتی احمد یار خان صاحب بدایونی تفسیر مذکورہ میں سورہ فاتحہ کے حاشیہ نمبرے میں تحریر کرتے ہیں کہ اس (ایاک نستعین) سے معلوم ہوا کہ حقیقتاً مدد اللہ تعالٰی کی ہے۔ جیسے حقیقتاً حمد رب کی ہے خواہ واسطے سے ہو یا بلاواسطہ۔ خیال رہے کہ عبادت صرف اللہ کی ہے اور مدد لینا حقیقتاً اللہ سے ہے مجازاً اس کے بندوں سے اس فرق کی وجہ سے ان دو چیزوں (نعبد اور نستعین) کو علیحدہ جملوں میں ارشاد فرمایا۔ خیال رہے کہ عبادت اور مدد لینے میں فرق یہ ہے کہ مدد تو مجازی طور پر غیر خدا سے بھی حاصل کی جاتی ہے۔ رب فرماتا ہے **انما ولیکم اللہ و رسولہ** (بے شک اللہ تمہارا مدد کرنے والا ہے اور اسکا رسول) اور فرماتا ہے **و تعاونوا علے البر و التقوی** (نیکی و تقوٰی میں تعاون کرو) لیکن عبادت غیر خدا کی نہیں کی جا سکتی نہ حقیقتاً نہ حکماً کیونکہ عبادت کے معنی ہیں کسی کو خالق یا خالق کا مثل مان کر اس کی بندگی یا اطاعت کرنا یہ غیر خدا کیلئے شرک ہے۔ اگر عبادت کیطرح دوسرے سے استعانت بھی شرک

---

[1] بسم اللہ کی "ب" استعانت کی بابت امیر المومنین امام علیؑ نے فرمایا کہ میں بائے بسم اللہ کے نیچے کا نقطہ ہوں لہٰذا "یا علی مدد" کہنا جائز ہوا

ہوتی تو یہاں یوں ارشاد ہوتا ایاک نعبد و نستعین یہ بھی خیال رہے کہ دنیاوی و دینی امور میں کبھی اسباب سے مدد لینا یہ درپردہ رب سے ہی مدد لینا ہے۔ بیمار کا حکیم کے پاس جانا مظلوم کا حاکم سے فریاد کرنا۔ گنہگار کا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنا اس آیت کے خلاف نہیں۔ جیسے کسی بندہ کی تعریف کرنا الحمد للہ کے عموم کے خلاف نہیں کیونکہ وہ حمد بھی بالواسطہ رب ہی کی حمد ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ اللہ کے نیک بندے بعد وفات بھی مدد فرماتے ہیں۔ معراج کی رات موسے علیہ السلام نے پچاس نمازوں کی پانچ کروادیں۔ اب بھی حضور کے نام کی برکت سے کافر کلمہ پڑھکر مومن ہوتا ہے لہٰذا صالحین سے ان کی وفات کے بعد بھی مدد مانگنا اس آیت کے خلاف نہیں۔

اگر خدا کے سوا کسی غیر سے مدد طلب کرنا جرم ہو تو یہ کارخانہ ہستی مجرموں کی آماجگاہ قرار پا جاوے اسی لئے یہ بات عقل اور مشاہدہ کے صریحاً خلاف ہے۔ اگر ایسا ہو تو تیماردار بیمار کی مدد نہ کرے اور مریض معالج سے امداد نہ مانگے۔ مظلوم ظالم کے خلاف حمایت طلب نہ کرے اور بچے ماں باپ سے اپنی ضروریات نہ مانگیں۔ اس طرح سارا نظام زندگی درہم برہم ہو کر رہ جائے یہ غیر فطری مطالبہ منشا خداوندی سے بالکل برعکس ہے حالانکہ اللہ جو ہر مدد و امداد کا منبع حقیقی ہے اور سب مددگاروں اور معینوں کا مددگار و معین ہے خود ارشاد فرماتا ہے کہ **ان تنصر و اللہ ینصر کم و یثبت اقدامکم** (سورہ محمد) یعنی اگر تم نے اللہ کی مدد کی تو خدا تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثبات قدم عطا کرے گا۔

اس آیت سے ماخوذ ہے کہ خود ولی مطلق غیر اللہ سے نصرت کا طالب ہے۔ اس آیت میں اللہ نے شرط عائد کر دی ہے کہ اگر تم خدا کی نصرت و مدد کے طالب ہو تو پہلے خدا کی مدد کرو پھر خدا تمہاری مدد کرے گا۔ امام فخر الدین رازی نے آیت کے ذیل

میں لکھا ہے کہ خدا کی مدد کرنے سے مراد اس کے دین اور اس کے گروہ کی مدد کرنا ہے۔ یعنی خدا کے انبیاء اور اولیا کی راہ حق میں نصرت و مدد کرنا خدا کی مدد کرنا ہے اور اسی طرح اولیاء الٰہی سے نصرت و مدد طلب کرنا ہے۔ تعجب ہے اگر اللہ اپنے بندوں سے مدد طلب کرے تو اس کی توحید میں فرق نہیں آتا؟ جس طرح اللہ غیر اللہ سے امداد طلب کر کے اللہ وحدہ لا شریک ہی ہے اسی طرح اگر مومنین خدا کے انبیاء و اولیاء سے مدد مانگیں تو ان کے ایمان میں کوئی فرق نہیں آتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت رسول ہیں۔ آپ کیلئے سورہ آل عمران میں ہے کہ انہوں نے اپنے حواریوں سے فرمایا "**من انصاری الی اللہ**" خدا کی طرف میرا کوئی ناصر و مددگار ہے تو حواریوں نے کہا **نحن انصار اللہ** ہم اللہ کے ناصر و مددگار ہیں۔

اور سورہ حدید میں ہے کہ **لیعلم اللہ من ینصرہ و رسلہ** اور اللہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

پس جس طرح ہماری نصرت و مدد خدا تک اس کے رسولوں اور اولیاء کے ذریعے پہنچتی ہے اسی طرح اس کی نصرت و مدد ہم تک اس کے رسولوں اولیاء کے ذریعہ پہنچتی ہے یہی وجہ ہے کہ مومنین مصیبت و مشکل کے وقت اولیاء اللہ کو پکارتے ہیں۔ اس لئے اللہ کو نصرت و استعانت کا مرکز مانتے ہوئے اس کے نمائندوں سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ عین منشائے ربانی ہے۔

لہٰذا **ایاک نستعین** سے مراد یہ ہے کہ ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں کہ تمام مشکلات میں تجھی سے مدد کے طالب ہیں۔ چاہے تجھے پکارا جائے یا تیرے نمائندوں کو پکارا جائے۔ مرکز تیری ذات ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث پاک پیران پیر دستگیر رحمت اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

رسول کریم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور ان کے جسم میں اپنی روح کو پھونکا تو عرش کے داہنے بازو کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس میں پانچ تن پاک کے جسموں کا نور رکوع و سجود کر رہا ہے۔ آدم نے عرض کیا اے میرے پروردگار کیا تو نے کسی کو مجھ سے پہلے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ رب العزت نے فرمایا نہیں۔ آدم نے عرض کیا پس یہ کون اشخاص ہیں کہ جن کو میں اپنی ہیئت اور صورت میں دیکھ رہا ہوں خدا تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد میں سے پانچ شخص ہیں اور جس چیز سے میں نے تجھے پیدا کیا ہے یہ اس سے نہیں ہیں۔ ان کیلئے میں نے اپنے ناموں سے پانچ نام مشتق کئے ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت دوزخ عرش کرسی آسمان زمین فرشتے انسان جن وغیرہ اشیاء کو نہ پیدا کرتا۔ پس میں محمود ہوں اور یہ محمد ہے اور میں عالی ہوں یہ علی ہے۔ میں فاطر ہوں یہ فاطمہ ہے۔ میں احسان ہوں یہ حسن ہے۔ میں محسن ہوں یہ حسین ہے مجھے اپنی عزت کی قسم کہ اگر کوئی ایک خردل کے دانے کے برابر بھی ان کا بغض لے کر میرے پاس آئے گا تو میں اس شخص کو ضرور دوزخ میں دھکیلوں گا۔ اور ان کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دوں گا۔ جب تجھے کوئی حاجت پیش آیا کرے تو ان کی ذات کے ساتھ میری جناب میں وسیلہ پکڑا کر۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نجات کی کشتی ہیں جس نے اس کشتی کے ساتھ اپنا تعلق اختیار کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے اعراض کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ پس جس کسی کو خدا کی جناب سے اپنی حاجت روائی منظور ہو اس کو چاہیے کہ ہم اہل بیت کو درگاہ الٰہی میں وسیلہ لائے"۔ (وسیلہ انبیاء ص ۱۲)

رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ

یا علی ان اللہ ایدبک النبین سرا و ایدنی جھرا

اے علی! بے شک اللہ نے تیرے ذریعے (سب) انبیاء کی خفیہ اور میری ظاہراً مدد و

نصرت کی (انوار المواہب ص ۳۰۶ جلد نمبر ۳)

"بالتحقیق امام علی نے تمام نبیوں کی چھپ کر اور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سامنے آکر نصرت فرمائی اور جناب امیر علیہ السلام ہر نبی اور ولی کے مشکل کشا ہیں"۔ (وسیلہ انبیاء ص ۱۰۹)

استمداد علویہ کے بارے میں ہماری جانب سے کثیر تعداد لٹریچر عام دستیاب ہے جس کا مطالعہ تمام شبہات کا ازالہ کر دینے کیلئے کافی ہو گا۔ اس مقام پر مختصراً عرض یہ ہے کہ اللہ کسی بھی بندے کی براہ راست مدد نہیں کرتا ہے اور یہ نعرہ "یا اللہ مدد" جو انتہائی بدنیتی کی پیداوار ہے تاثیر سے خالی قطعاً بے کار ہے۔

ہم اپنے ایمان کے بل بوتے پر پوری منکر انجمن کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ نعرہ "یا رسول اللہ مدد" یا "نعرہ یا علیؑ مدد" کو قرآن و حدیث سے ممنوع ثابت کریں۔ حالانکہ نعرہ حیدری شیعہ تو کجا جنّ و ملک کا نعرہ ہے۔ اور یہ دعویٰ کتب فریقین سے ثابت ہے۔ مشہور سنی عالم جناب صائم چشتی نے اپنی کتاب مستطاب "مشکل کشا" میں اس سلسلے کے متعدد شواہد اور دندان شکن اثبات نقل فرمائے ہیں۔

جس طرح خلاق عالم باوجود پوری قدرت رکھنے کے اپنی بات براہ راست عام بندوں سے نہیں کرتا بلکہ ایک واسطہ قائم کر کے اس کے ذریعے اپنا پیغام ارسال کرتا ہے اسی طرح وہ مکمل طاقت حاصل ہوتے ہوئے بھی عام بندوں کی بات بلا وسیلہ قابل توجہ نہیں سمجھتا ہے۔ لہٰذا "یا اللہ مدد" سے اگر تو مراد ہے کہ وہ اپنے کسی ذریعہ سے امداد کرے تو ہماری ہم خیالی ہے بصورت دیگر یہ ابلیسی نظریہ ہو گا یا پھر خوارج کی سی سوچ ہو گی۔ اس تنگ نظری کو تاہ فہمی اور ہٹ دھرمی کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہو گا کروڑ مرتبہ یا اللہ مدد کہو اس ضد میں کہ یا علی مدد نہ کہو تو اللہ کی مدد کی قسم اور علی کی امداد کی قسم یہ نعرہ نرا کھرا کفر ہے۔ جس کا جی چاہے مباہلہ کرے دودھ کا دودھ اور

پانی کا پانی ہو جائیگا۔

حقیقت یہ ہے کہ انجمن سپاہ صحابہ اور خوارج ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ خوارج نے امیر المومنین علی علیہ السلام کے خلاف **لا حکم الا اللہ** کا نعرہ لگایا اور بقول رسول خدا اسلام سے اسطرح نکل گئے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اب تاریخ اپنے کو دہرا رہی ہے کہ ان کے جانشین انجمن سپاہ صحابہ کے روپ میں "یا اللہ مدد" کا غیر فطری نعرہ لیکر ظاہر ہوئے ہیں۔

خوارج کی جو علامتیں جو شناختیں رسول غیب دان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں جو کتب میں محفوظ ہیں میں نے اپنی کتاب "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" میں ان کو نقل کیا ہے۔ قارئین مطالعہ فرما کر انجمن سپاہ صحابہ کے اراکین سے ان کی مطابقت و مماثلت بچشم خود ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ چاند چڑھے زمانہ دیکھ لیتا ہے۔ رسول علیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کو پڑھ کر اور ان کی تعبیر جان کر بلاشبہ ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور حضور کی غیب دانی کا بینہ ثبوت میسر آتا ہے جو منکروں کا منہ کالا کرنے کیلئے کافی ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا انجمن سپاہ صحابہ کا ساختہ نعرہ "یا اللہ مدد" بعون اللہ یقیناً بے اثر ہے کیونکہ آفاقی ضرب المثل ہے کہ اللہ ان ہی کی مدد کرتا ہے جو اللہ کی مخلوق کے مددگار ہوتے ہیں جبکہ یہ ناہنجار گروہ غیر اللہ کی امداد کا منکر ہے حالانکہ اپنی عملی زندگی میں قدم قدم پر دوسرے کی مدد کا محتاج اور طلبگار ہے۔ تاہم اگر انجمن سپاہ صحابہ کا زعم ہے کہ ان کا نعرہ کوئی تاثیر رکھتا ہے تو وہ اس کا کوئی مرئی ثبوت پیش کرے۔ حالانکہ بے شک اللہ تمام مددگاروں کا مددگار ہے۔ مگر یہ فسادی ٹولہ بلاشبہ جھوٹا ہے اور خوارج کا پیروکار ہے۔

دیوبندی مولانا شبیر احمد عثمانی نے سورہ ہود کی آیت نمبر ۱۱۳ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ.
"پہلے لا تطغوا" میں حد سے نکلنے کو منع کیا تھا۔ اب بتلاتے ہیں کہ جو لوگ ظالم (حد سے نکلنے والے) ہیں ان کی طرف تمہارا ذرا سا میلان اور جھکاؤ بھی نہ ہو۔ ان کی موالات۔ مصاحبت تعظیم و تکریم مدح و ثنا ظاہری تشبیہ اشتراک عمل ہر بات سے حسب مقدور محترز ہو۔ مبادا آگ کی لپیٹ تم کو نہ لگ جائے۔ پھر نہ خدا کے سوا تم کو کوئی مددگار ملے گا اور نہ خدا کی طرف سے کچھ مدد پہنچے گی۔

سبیل سکینہؑ حیدرآباد لطیف

یا اللہ مدد کہنا بے سود ہو گا مرحوم مولانا شبیر احمد عثمانی کی یہ عبارت انجمن سپاہ صحابہ کو آئینہ دکھاتی ہے کہ ظالم حکمرانوں کی بے جا حمایت سے باز رہو۔ ورنہ تم کو ایک آتش (حسد) لپیٹ لے گی۔ پھر تمہیں کوئی دوسرا مددگار نہیں ملے گا۔ اور بوکھلاہٹ میں صرف یا اللہ مدد یا اللہ مدد کرتے رہو گے مگر اللہ کی قسم خود خدا کہتا ہے کہ اللہ کیطرف سے تمہیں کچھ مدد نہ پہنچے گی ابھی وقت ہے موقعہ ہے ظالم کی طرف میلان و جھکاؤ ترک کر دو۔ اس کی دوستی و صحبت کو خیرباد کہ دو۔ اس کی تعظیم و تکریم اور مدح و ثنا سے تائب ہو جاؤ۔ مظلوم کا ساتھ دو۔ حق کی حمایت کرو۔ اللہ تمہارا ضرور مددگار ہو گا۔

ہر درد کی دوا علی علی

نعرہ "یا علی مدد" بدعت ہے نہ جدت۔ راقم کے ایمان کی روشنی میں یہ نعرہ حضرت آدم تا حضرت خاتم ہر دور میں رائج و مقبول رہا ہے۔ اس سلسلے میں خاکسار نے کئی نقلی اثبات اپنی کتب "چودہ مسئلے" "شیعہ مذہب حق ہے" اور "علی ولی اللہ" میں ہدیہ قارئین کئے ہیں۔ اس مقام پر میں عقلی و نقلی دونوں پہلوؤں کو ایک طرف کرتے

ہوئے دو ٹوک انداز میں نوع انسانی کے سامنے ایک کھلا چیلنج پیش کرتا ہے۔ یہ چیلنج کچھ برس پہلے ایک عیسائی پادری کے سوال کا جواب لکھتے ہوئے شائع بھی کیا جا چکا ہے اور میری کتاب "آپ کا کیا حال ہے؟" میں چھپ چکا ہے۔

ناظرین گرامی قدر جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ علی کی امداد کو دیکھنا ہے تو بنفس نفیس اور بچشم خود دیکھ لیجئے اگر امداد میسر آئے مدد حاصل ہو مشکل آسان ہو جائے تو گنہگار کے حق میں دعائے خیر کر دیجئے اور میرے امام کو مشکل کشا شیر خدا صاحب الواء تسلیم کر لیجئے ورنہ کاذب پر لعنت بے شمار کیجئے یہ فیض عام ہے ہر کوئی آسانی سے فیضیاب ہو سکتا ہے۔

نمکِ سنگ کی ایک چٹکی کسی مصفٰی برتن میں رکھ کر باطہارت قبلہ رخ قبل طلوع آفتاب بیٹھ جایئے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم یا علی ادرکنی فی سبیل اللہ ایک مرتبہ کہکر گیارہ بار درود شریف اللھم صل علی محمد وآل محمد پڑھیئے اور ایک سو دس ۱۱۰ بار "یا علی" پکاریئے آخری مرتبہ دل میں "ادرکنی" کہکر پھر گیارہ مرتبہ درود مذکورہ بالا پڑھیئے اور نمک پر پھونک دیجئے۔

دم شدہ یہ نمک پاک پانی یا خالص شہد یا سیب کے ہمراہ نہار منہ کسی بھی لاعلاج و مایوس مریض کو کھلا دیجئے۔ گیارہ دن متواتر یہ عمل کرنے سے امام علی علیہ السلام کی مدد سے انشاء اللہ مرض رفع ہو جائیگا اور بیمار تندرست ہو جائیگا۔ موت کے سوا ہر مرض کا علاج ہے۔ جس کا جی چاہے آزما لے اور فائدے کی صورت میں ایمان لے آوے۔ واضح ہو کہ تعداد اور وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں اور ناغہ کی صورت یا بے وقتی کی حالت میں عمل کو از سر نو شروع کیا جائیگا۔ مسلم ہو یا غیر مسلم ہر کوئی اس نسخہ اکسیر سے مستفید ہو سکتا ہے۔

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج دل　　　ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

یا علیؑ مدد

مولانا السید منظور حسین نقوی علی پور

عالم میں ہے فساد بپا یا علیؑ مدد
مفقود اب ہے مہر و وفا یا علیؑ مدد

پھیلا ہوا ہے مکر و دغا یا علیؑ مدد
ملتی نہیں ہے راہِ صفا یا علیؑ مدد

دُنیا میں اب خلوص و محبت نہیں رہی
ہر سمت ہے ریا و جفا یا علیؑ مدد

نام و نمود اور نمائش کے واسطے
ہوتی ہیں مجلسیں جو بپا یا علیؑ مدد

فقدان قوم میں ہے عمل کا خدا گواہ
باتوں کا سلسلہ ہے نرا یا علیؑ مدد

ویران مسجدیں ہیں تو آباد ہیں کلب
الحاد کی ہے چھائی گھٹا یا علیؑ مدد

ذاکر ہوں یا کہ مولوی ہیں ایک راہ پر
پیشہ لیا ہے سب نے بنا یا علیؑ مدد

بزمِ سرود بن گئی ہے مجلسِ حسینؑ
جاتی رہی ہے رُوحِ عزا یا علیؑ مدد

سُر تال ہو تو شوق سے سُنتے ہیں مومنین
سُنتے نہیں کلامِ خدا یا علیؑ مدد

مشکلکشا کے صدقے میں حل مشکلیں ہوئیں
نعرہ بلند جس نے کیا یا علیؑ مدد

جو آئے جس کے جی میں کہے ڈر ذرا نہیں
وردِ زباں مرا ہے سدا یا علیؑ مدد

پہنچے مدد کے واسطے مولائے کائنات
جس نے بھی صدقِ دل سے کہا یا علیؑ مدد

جب تک ہوں زندہ لب پہ مرے یا حسینؑ ہو
اُٹھوں لحد سے کہتا ہوا یا علیؑ مدد

قائمؑ ظہور جلد امامِ زماںؑ کا ہو
بے چین سب ہے خلقِ خدا یا علیؑ مدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا علی ادرکنی فی سبیل اللہ

پیش لفظ

عجب اتفاق کی بات ہے کہ میرا محترم سید سعید علی شاہ صاحب بخاری (احمد پور شرقیہ) سے جب تعارف غائبانہ ہوا تو اس وقت فتنہ وہابی شیعہ شروع ہو چکا تھا۔ اشتہارات پمفلٹ وغیرہ میرے پاس جمع ہو گئے جس میں ایک خاص گروہ کے بائیکاٹ کا پرچار تھا اس موضوع پر بخاری سے کافی سے زیادہ تبادلۂ خیالات ہوا اور آخر خاکسار نے محترم محمد حسین صاحب ڈھکو کو بالمشافہ گفتگو کے لیے بلایا خاص اپیل محترم بخاری صاحب سے کی گئی جنہوں نے نہایت ہی دریا دلی و خاندانی شرافت سے میری باتوں پر غور کر کے اس آگ کو کوہ آتش فشاں بننے سے روک دیا اور خود اس میدان سے علیحدہ ہو کر یہ تمام معاملہ محترم جمیل حسین صاحب کے سپرد کر دیا گیا برائے صلح فریقین۔ میں نے خود بھی دعوت فریقین کو دی تھی اور تمام اخراجات وغیرہ کی ذمہ داری لی تھی۔ لیکن ایک محترم قوم کو اس نیک اقدام کے لیے با عمل دیکھا تو خود خاموش ہو گیا اور اپنی دعائیں محترم کے شامل حال کر دیں کہ شیعہ میں سنی وہابی کی طرح کوئی فتنہ کھڑا نہ ہو کہ اقلیت پہلے ہی کافی مار کھا چکی ہے غیر شیعہ کی سیاست سے۔ خانہ جنگی ہمارے قومی کفن میں آخری

کیل ثابت ہو گی۔ میں نے یہ بھی دوست احباب کو لکھدیا کہ جہاں تک میرا مطالعہ اور تجربہ ہے۔ بیشتر وہاں شیعہ تو مجلسِ مذاکرہ میں آجائیں گے لیکن دوسرا فریق ہرگز اس پُرامن عمل ماحول کو پسند نہیں کرے گا کیونکہ مقصد اصلاح اعتقادات نہیں ہے بلکہ غریب شیعہ جماعت کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے اپنے اپنے حلقے وملاتے محفوظ کرتے ہیں۔ برائے محرم وچہلم وغیرہ کی نام نہاد تبلیغ کے لیے جس نے ان کو سرمایہ دارانہ ذہنیت کا مالک بنا دیا ہے غیر معمولی فیس محرم و چہلم سے۔ میں نے کافی کوشش کی بہ تعاون محترم یاور حسین صاحب شیعہ سرمایہ وقومی وقار کو بچانے کی لیکن یہ مذہبی وبا قابو سے باہر ہو گئی کیونکہ شیعہ سرمایہ دار رئیس کو علمی تحقیقی تبلیغی باتوں سے تو کوئی واسطہ ہی نہیں ہوتا اور برخلاف سُنتِ انبیاءؑ علیہم السلام مذہبی مبلغین غیر معمولی فیس وصول کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہم نے قومی تباہی قابلِ عبرت مستقبل کا احساس جو دلانا تھا۔ وہ مشن پورا کر دیا گیا۔ اب جماعت خودکشی کرتی ہے تو ہم بھی تماشہ دیکھیں گے۔ (میری پیشگوئی صحیح نکلی کہ تاجرانِ خونِ حسینؑ نے ایک دنگل تماشہ بنا ہی دیا اور محترم بخاری صاحب کو بھی شامل کر لیا) یہ مختصر تحریر اس لئے شائع کر رہا ہوں کہ میرے خاص دوست ومعتقد شیعانِ علیؑ نے مجھے مجبور کیا ہے کہ خاکسار اس مسئلہ پر کچھ لکھے اور روشنی ڈالے معرفاتی اعتقاد کے تاکہ صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق ہو۔

شیعہ علی ابن ہذ صحیح اعتقاد اور جو غلط فہمی ہر مسلمان ومومن کو پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو ترک کر دے۔

آغاز

حقیقی اسلام

میرا اعتقاد بھی یہی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ علی علیہ السلام شاہکارِ رسالت معصوم ہیں۔ پیدائش عام انسان سے علیحدہ ہے۔ پاک صلب سے پاک صلب تک منتقل ہو کر ان پاک نفوس کا ظہور بعالمِ اسباب ہوتا ہے یہ کلمۃ اللہ ہیں یہ روح اللہ ہیں۔ یہ مظہر العجائب ہیں۔ یہ باعثِ تخلیقِ عالم ہیں عام بشر اور ان میں اتنا فرق ہے جتنا ایک ڈارون کے بندر اور انسان میں ہے۔ ان پاک نفوس چہاردہ معصومینؑ کا طبقہ انساں بھی پاک طینت ہوتا ہے۔ یہ عام حیوانی مادہ تولید کا نتیجہ نہیں ہیں۔ بلکہ "کن فیکون" کے معمہ کا حل ہیں۔ یہ خدا نہیں ہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہیں ان کے وجود نے خدا کی ہستی کا ثبوت پیش کیا۔ ورنہ کوئی علمی دلیل خدا کو خدا ثابت نہیں کر سکتی تھی۔ اور کمیونسٹ دھریہ ناستک کے منہ پر طمانچہ ہے۔ ان کا بشری حالت میں ظہور خلیفۂ خدا بننا۔ یہ رزق بھی دیتے ہیں صحت بھی دیتے ہیں۔ موت وحیات کے اختیارات بھی رکھتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہیں۔ انکی موت عام انسانوں کی

کی طرح نہیں ہوتی کیونکہ عزرائیل قرآن کا ادنیٰ غلام ہے۔ یہ اپنی خوشی سے دار فانی سے چلتے ہیں۔

اے بیوقوف دشمن تو سوچ کہ جب فرشتے مقرر ہیں۔ کارخانہ قدرت کیلئے جو متفق علیہ اعتقاد ہے مسلمانوں کا تو کیا معصومین ان اختیارات کے مالک نہیں ہو سکتے۔ جب عام انسان افضل ہے فرشتہ سے تو فوق البشر ہستیوں کا مقام تمہارے عامیانہ دماغ میں کس طرح سمو سکتا ہے۔ جو روح کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے۔ وہ علی کو کیا سمجھ سکتا ہے۔

یہ ایک معمہ ہے مذاہب عالم کے سامنے کہ خدا نے "Nothing" سے کس طرح "Something" پیدا کر دی۔ سوائے خدا کے ابتدائے آفرینش کے وقت Nothing تھا تو کن فیکون کے وقت یہ عالم کیسے پیدا ہو گیا۔ ہندو وغیرہ نے تو مادہ ۔ روح ۔ خدا ثلاثہ کو ازلی ابدی کہہ دیا کہ جس طرح کمہار بغیر مٹی پانی برتن نہیں بنا سکتا اسی طرح خدا بھی بغیر ازلی روح مادہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

ایک خاص طبقہ ایسا بھی ہندوؤں میں پیدا ہو گیا جسنے خدا کو قادر مطلق ماننے کے لیے سابقہ اعتقاد کی اصلاح کر کے دنیا کو خدا کے وجود سے ہی پیدا کر دیا۔ اور وحدت الوجود کے قائل ہو گئے۔ کہ جس طرح مکڑی اپنے سے ہی جالا بنتی ہے۔ اسی طرح یہ دنیا خدا نے پیدا کی ہے اپنے وجود سے یہ

ویدانت بھی کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک گروہ بھی گمراہ ہوگیا۔ اور خود ساختہ صوفیا نے مشرکانہ اعتقادات کی اشاعت شروع کردی۔ جب مسلمانوں نے ایران، ہندوستان، یونان، چین تک اپنی حکومت کو وسیع کرلیا تو خطرناک صورت پیدا ہوگئی مسلمانوں کے لئے۔ کیونکہ غیر مسلموں کے کلچر، ثقافت و علم کلام کا مقابلہ عرب کے بدّو جاہل، خونی جنگی انسان جو مالِ غنیمت کے لیے لڑتے تھے۔ وہ بچارے اس خوفناک صورت حال کا مقابلہ نہ کرسکے۔ اب ان کی مدد کے لیے فلسفۂ آل محمدؐ کے مبلغین آگے بڑھے اور اس طوفان سے مسلمان بچا لئے گئے۔

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد لطیف آباد

شیعہ نے بتایا کہ جس طرح سورج نظام شمسی کا مرکز ہے لیکن اس کی شعاعیں روشنی دھوپ وہاں پیدا کردیتی ہیں۔ اور خود شمس کو ہر ملک میں جانے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح خدا کا نور بھی نظام روحانی و مادی میں روشنی دکھلا کر صراطِ مستقیم پر چلاتا ہے۔ یہ امرِ ربّی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بلند۔ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کا جابر کو اپنی خلقت سمجھانا پڑھو تو یہ بات واضح ہو جائے گی۔ اگر جبرئیل میکائیل عزرائیل پر ایمان ہے تو علیؑ کو کیوں نہیں پہچانتا۔ ایک ہی وقت میں عزرائیل دنیا کے مختلف خطوں میں روح قبض کرسکتا ہے۔ تو علیؑ ایک ہی وقت میں مختلف جگہ پر کھانا کیوں نہیں کھا سکتے؟ اب تو بدعہ کے بھگشوؤں نے مظہر العجائب کا مظاہرہ کرکے ایک وقت میں مختلف جگہوں پہ کھانا کھایا جس کا پروپیگنڈا ورلڈ پریس میں ہوا۔ ایک ہی وقت اھرمن شیطان اندھیرے کا مالک ہر

ملک وقوم میں گمراہی پھیلا سکتا ہے تو یزدانی خدائی نور کیوں ہر جگہ حاضر ناظر ہو کر ہدایت نہیں کر سکتا؟

جلالۃ تذویرہ نہ پہن. اگر تو منکر مقام علیؑ ہے تو صاف کہہ کر تو فرشتوں کا بھی منکر ہے. اور شیطان کا بھی منکر. اور تمام قرآن مجید کو ایک افسانہ الف لیلیٰ سمجھتا ہے. کیونکہ قرآن مجید میں تو فرشتے شیطان بلکہ جنات تک کا تذکرہ موجود ہے. علیؑ تو آدمؑ. نوحؑ. ابراہیمؑ کے وقت مدد کو پہنچے اور صحیح روایات میں یہ واقعات موجود ہیں. تو سوچ کر جو نور قبل ولادت ظاہری بشری موجود تھا وہ اب کیوں اس قدر کمزور ہو گیا کہ یا علیؑ مددی کہنے پر مدد نہیں کر سکتا.

مدد کرتا ہے. آزمودہ تجربہ شدہ حقیقت ہے جس معمہ کو دنیا کے فاضل حل نہیں کر سکے کہ Nothing سے Something کیسے ہو سکتی ہے. وہ ہم نے حل کر لیا بہ توسل بہ آل محمدؐ. اس معمہ کا حل یہ ہے کہ قبل تخلیق عالم پنجتن پاک علیہم السلام کا نور موجود تھا یہ حدیث قدسی سنی شیعہ میں موجود ہے آدمؑ سے پہلے کئی ہزار سال قبل یہ نور عبادت میں مصروف رہا. جب کن فیکون کہا گیا تو اسی نور سے یہ دنیا تخلیق ہوئی. Nothing کی حالت نہیں تھی روز میثاق نور علیٰ نور. کوکب دری وغیرہ کے الفاظ پر غور کرے تو سب کچھ واضح ہو جائے گا (سورۂ نور ۱۸ پ) اب تو علم سائنس نے بھی علم فلکیات میں ایٹمی دوربین سے دکھایا ہے. کہ کروڑوں میل مسافت پر ایسے روشن نور سحابی

موجود ہیں جن سے تخلیق دنیا کا عمل کسی وقت شروع ہو سکتا ہے اس کو Gamma کہتے ہیں۔ خود بے نور ہے۔ تو دنیا کو بے نور نہ بنا۔

خارجی یزیدی کی طرح اولیاء کرام، انبیاء کے مزارات کی برکات کا منکر نہ بن۔ اس فتنہ وہابیت نے مسلمانوں کو بالکل کمزور کر دیا ہے کہ سامراجی و کافرانہ دباؤ فوجی اقتصادی کے سامنے بے بس ہو گیا ہے "تازہ حقیقت" پڑھ کر جب پاکستان والے نعرۂ حیدری لگاتے تھے جنگ ۶۵ء میں تو خود کافر مشرک چلا اٹھے کہ یہ نعرہ بند کرو کہ ہمارے فوجی پست ہمت ہو جاتے ہیں۔ اس نعرۂ یا علیؑ نے فتح دلائی۔ جب نعرہ ترک کیا تو سقوطِ ڈھاکہ بھی دیکھا۔ اور سقوطِ بیت المقدس بھی۔

؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

میرے پاس ایسے فوٹو بھی ہیں جو امریکہ والوں نے شائع کئے ہیں مزارات کے جن پہ دستِ دعا بلند کئے گئے تو دعا قبول ہو گئی۔ اہلِ مغرب اس میں کافی ریسرچ کر رہے ہیں کہ خدا رسیدہ بزرگوں کی قبروں پہ ایک قسم کا نوری حلقہ ہوتا ہے جس کے اندر یہ طاقت موجود ہے کہ ہر مشکل آسان ہو جائے JAINI
جیلی ناسنک کی انگریزی کتاب موجود ہے۔ کہ کس طرح ایک اندھا جس کو تمام بمبئی کے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا علیؑ کے فقیر سکھ موئیں کی راکھ سے بینا ہو گیا اور آنکھوں کا نور بحال ہو گیا۔ یہ کتاب کراچی کارپوریشن کے جینی

چیئرمین کی ہے۔ جو اس کے بعد کل دنیا میں خدا کا شنری بن گیا۔ اس کے دست
کی اندھی حالت کا فوٹو بھی موجود ہے اور پُر نور آنکھوں کا بھی۔ بمبئی ہسپتال کی
تحریر کا عکس بھی ہے کہ یہ آنکھیں نہیں بن سکتیں۔ دُنیا کے کسی بھی آنکھوں کے ڈاکٹر
سے۔ اب ابو بصیرؓ کا قصہ پڑھ کر صادقؑ نے بینائی دیدی۔

میرے پاس رفاعی فقرا کے فوٹو ہیں جو چیف میڈیکل آفیسر حیدرآباد
دکن نے مجھے دئے۔ جب میں ان کا مہمانِ خصوصی تھا (گولکنڈہ)، تیز دھار آلہ
کو کند کر دیا گیا۔ چیف میڈیکل آفیسر چار آبرو کا صفایا کر کے معجزاتِ روحانی
پیش کر رہے ہیں۔ یہ موضوع ایک ضخیم کتاب چاہتا ہے۔ آخر میں وصیت کرتا ہوں
بزرگانہ کہ پنجتن پاک علیہم السلام کو پہچانو دل و جان سے تو بو علی قلندرؒ ہوں۔
شمس تبریزیؒ ہوں۔ خواجہ معینؒ الدین چشتی ہوں یا نظام الدینؒ اولیا محبوب الٰہی
ان کو بھی پہچان لو گے۔ یہ فخرِ اسلام روشنی کے مینار تھے۔ جنہوں نے لاکھوں کو
مسلمان بنایا۔ سید نفیس الحسینی جلالی کا آگ پر ماتم و نماز تو زندہ معجزہ ہے۔
اغیار نے تو لاکھوں کو گمراہ کر دیا اور قتل و غارت و دشمنی کا بیج بو دیا۔ لاکھوں انسان
یہ زندہ معجزہ ماتم پر آگ دیکھ چکے ہیں خاکسار نے بھی دعوت دی ہوئی ہے جیوہ
کے لیے۔ اب پڑھو قصہ فرعون موسیٰ کہ مادر موسیٰ نے بیٹے کو تنور میں رکھدیا۔
غلطی سے لونڈی نے اور لکڑیاں لا کر آگ روشن کر دی۔ جب مادرِ موسیٰ کو معلوم
ہوا تو گھبرائیں لیکن تنور میں دیکھا تو بچہ صحیح و سالم تھا۔ ہندو کفار یوگیوں کے

کرشمات تسلیم کریں گے مسلمان لیکن آلِ محمدؐ کے معجزات کے منکر رہیں گے ایک سادھو ہندو سینکڑوں من لکڑی میں بیٹھ جاتا۔ آگ لگائی جاتی لکڑی کو تو کچھ دنوں کے بعد راکھ سے زندہ یہ سادھو یوگی نکل آتا۔

ایک نکتہ یاد رکھنا عمر بھر کہ معاویہ والوں کا عمل سے بغض ضروری ہے علیؑ کو ان کے مقام سے گرا کر رسالت مابؐ کو عام بشر انسان گنہگار بت پرست ہندوستان کا مالک بنانا دلی آرزو ہے۔ اور خاندانِ ابوسفیان کی سیاست کو جاری رکھنا ان کا فریضہ ہے چونکہ عام مسلمان تو حقیق اسلام توحید کو ہی نہیں جانتا اور نہ جاننے کی ضرورت سمجھتا ہے۔ وہ نبوت اور امامت کو خاک سمجھے گا غالب اکثریت اہل سنت صوفیائے کرام اولیائے کرام وعظام کی معتقد ہے۔ دربار داتا گنج بخش پہ ہزاروں کا ہجوم دیکھو گے۔ پاک پتن کے بہشتی دروازہ سے لاکھوں کو گزرتے دیکھو گے۔ لیکن یہی مسلمان اولیاء کے دشمن مزارات کے گرانے والے قبور پہ ہل چلانے والوں کے بھی شیدائی ہوں گے۔ ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ابن تیمیہ خارجی نے علانیہ مزارات اولیائے کرام کے خلاف خرافات شائع کئے ہیں یہی حالت احمد سرہندی کی ہے اور یہی ان کے گرد گھنٹال وہاب نجدی کی ہے لیکن پھر بھی ہم ہر اخبار ہر کتاب میں ان کی تعریف دیکھتے ہیں۔ پیروں کے عرس بھی ہوں گے۔ کسی نہ کسی پیر گدی نشین کی بیعت کریں گے ضروری لیکن ان پیروں گدی نشینوں کے دشمن ان کو شیطان مکار ٹھگ لکھنے والوں کو

بھی مجدد محی الدین شیخ الاسلام مہدی مسیح وغیرہ بھی بنا دیں گے پیر عبدالقادر گیلانی کے فدائی ان کے وظیفہ کو ہر وقت دہرانے والے ان کی قبر پہ حاضری کو عبادت سمجھنے والے یا عبدالقادر گیلانی مددی کہنے والے یادستگیر کی آواز بلند کرنے والے ان کی گیارہویں پکانے والے عرس منانے والے حنبلی، وہابی خارجی کے بھی شیدائی ہوں گے۔ صرف اس لئے کہ بغض علی کی بیماری ہے۔ خاندانی اور بغض علی ملتا ہے۔ حنبلی وہابی کتب میں۔ سوچئے کہ جس بادشاہ وہابی نے جنت البقیع کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل پر کاری ضرب لگائی وہ بادشاہ ڈکٹیٹر حنبلی وہابی کیا بغداد کے روضہ کو نہیں گرا سکتا جب حاکم بن جائے عراق عرب کا اجمیر شریف میں تو مشرکوں، کافروں نے تو بدترین خوفناک قتل ابلیس ۱۹۴۷ء میں بھی نہ گرائے نہ بعد ازاں بلکہ خاص عقیدت کا مظاہرہ بھی کرتے رہے شریف النفس ہندو سکھ لیکن مسلمان دنیا کے ہلاکو چنگیز خانوں نے جو کچھ جنت البقیع میں کیا ہے وہ دنیا کے سامنے ہے میرے ایک سنی دوست نے بعد عمرہ کہا کہ کاش وہ مدینہ نہ جاتا اور خستہ حالت وتصویر ظلم نجدی ملعون نہ دیکھتا کہ جہاں فاطمۃ الزہرا سوئی ہیں اسی قبرستان میں نامحرم مردے بھی دفن کئے گئے قیامت!

اے سادہ لوح مسلمان یاد رکھو کہ لعل قلندر ہوں یا نظام الدین دہلوی یا کوئی بزرگ علی ان کا سلسلہ تصوف میں جو مسلمان شامل ہوں گے چشتی ہوں سہروردی

ہوں نقشبندی ہوں یا کوئی زبانی تو علیؑ کو سرتاج اولیاء سمجھتے ہوں گے تمام سلسلوں کے اور حسن بصری کو بھی مرشد کامل کہیں گے لیکن عملاً تمام زندگی میں علیؑ کی نماز علی کا روزہ علی کا حج علیؑ کی سنت پر ہرگز عمل نہیں ہوگا۔ یہ وہ معمہ ہے۔ جو معمہ کائنات سے زیادہ پیچیدہ ولاینحل ہے۔ محترم علامہ سیف اللہ حیدری جیسے حرف اس نقطہ کو سمجھ کر شیعہ ہو گئے۔ علانیہ شیعہ علی تمہارے لیے کافی ہے۔ حدیث کساء فی مناقب آل عبا اے وہابی نجدی حدیث ثقلین جو (۷۳) تہتر طریق سے وارد ہوئی ہے حتیٰ کہ علامہ ابن حجر مکی نے بھی تقریباً (۱۵) پندرہ طریق سے نقل کی ہے اس کو ترک کر کے کتاب وسنت والی روایت من گھڑت جھوٹی کو قبول کر لیا غیر شیعہ نے نتیجہ اختلاف امت تا ظہور امام۔

ایک بات کا جواب دو کہ جبرائیل کو مانتے ہو یا نہیں؟ یہ افسانہ ناول کا کیریکٹر ہے یا فی الواقع کوئی وجود ہے؟ مریم صلوات علیہا کے پاس آنا بصورت بشر اور بیٹے کی خوشخبری دینا انبیاء علیہم السلام کے پاس آکر آیات سنانا اور احکام خداوندی پہنچانا جس کو وحی کہتے ہیں۔ یہ تمام قصے افسانے ہیں یا حقیقت؟ رسالت مآبؐ کے پاس جبرئیل علیہ السلام کا آنا۔ اصحابؓ کا دیکھنا اور قرآن مجید کے دور میں شامل ہونا اور خاتون جنت کے حسنینؑ کے لیے بہشت کی پوشاکیں لانا وغیرہ کیا افسانہ مولویانہ ہیں یا حقیقی تاریخی باتیں ہیں؟ کھل کر بات کر نہ خود کو دھوکہ دو نہ دنیا کو بیوقوف بناؤ منکر فضائل علیؑ (استاد جبرئیل)

خبیث النفس ہوگا. جو منکر مقام رسولؐ ہوگا منکر معراج جسمانی منکر معجزاتِ رسولؐ. منکر شق القمر. منکر تسبیح و کلمہ پتھر و منکر معجزات ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ منکر ولایت و مقام علیؑ ہوگا. یقیناً یہ منافق خارجی یزیدی وہابی علیؑ دشمنی میں ہر قسم کے خرافات و تلبیسات کو پیش کرے گا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ مسلمانوں میں علیؑ کے دشمن منافق کافی ہیں جو معاویہ کے خاص مرید ہیں بے خوف و خطر جس دنیا میں مجسم خدا تثلیث کا اعتقاد موجود تھا کہ یسوع مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا تھا اس دنیا میں خالص نیچری مادی حنبلی بے نور ملحدانہ فائق اعتقادات پیش کرکے کروڑوں عیسائیوں کے آگے اپنی شکست دیے جانے کا اعتراف کیا گیا. اور ان عیسائیوں کو موقع دے دیا گیا کہ نائجیریا ہو یا انڈونیشیا یا بنگلہ دیش ہو یا بھارت یا افریقہ لاکھوں کو مرتد کرکے عیسائی بنا کر صلیب کے غلام بنا دیے گئے. جب

بقول اِن مادہ پرست بے نور مُبینہ موحدوں کے نہ کوئی ولی ہوتا ہے

نہ درویش قلندر روحانی تو پھر دین کی ضرورت ہی کیا ہے!

دین بغیر Mystery بھید راز جسد و جسم بغیر روح ہے اور یہ مخفیات یزیدی حنبلی وہابی دنیا میں نہیں ہوتے. یہ تو خونخوار درندے مال لوٹنے والے لونڈیاں آپس میں تقسیم کرنے والے گروہوں کے کرشن تو پیدا کر سکتے ہیں لیکن شریف النفس خدا ترس رحیم و کریم انسان نہیں بنا سکتے. ایک خاص بات پیش کرتا ہوں جو ۹۹ فی صد مسلمانوں کو معلوم نہیں

وہ نکتہ یہ ہے کہ بھیرہ (سرگودھا) میں مسٹر نوردین حکیم خلیفہ اوّل قادیانی اہل سنت سے وہابی ہو گیا۔ تو اس کے حلقۂ اثر والے بھی وہابی بن گئے۔ جب وہ قادیانی مرزائی ہو گیا تو یہی وہابی مرزائی بن گئے اور یہی تعلیم وہابیت مرزائیت میں چالو ہو گئی وہابی حنبلی والی نماز (پیتانوں پر ہاتھ باندھنا)، معجزات انبیاء کا انکار اور اسکو مسمریزم جادو وغیرہ کہنا اور معجزانہ پیدائش عیسیٰ کا انکار مریم صلوٰۃ علیہا کو پیدائش مسیح میں مجبور کہنا کہ یہ راہبہ NUN جس نے کنواری رہنے کی قسم اٹھا رکھی تھی حاملہ ہو گئی اور قوم نے تہمت زنا لگا دی تو بجائے قرآن مجید کی واضح حکم (کہ تم کو کسی مرد نے نہیں چھوا) پر ایمان رکھنے کے پاک خاتون مریم کی بشری مجبوریوں و قابل رحم ہونے کی صورت پیش کر دی آخر عورت ذات تھی۔ پس جو کچھ ہوا ہو گیا۔ مواخذہ نہ کیجئے نہ محاسبہ (کشتی نوح مرزا غلام احمد قادیانی) گویا پہلے اسلام پر کاری ضرب لگی وہابیت کی تو آخری کیل کفن میں لگا دی مرزائیت نے شکر خدا کا کہ شیعہ بچ گئے اس فتنہ عظیم سے۔ لیکن صد افسوس کہ ہمارے ہاں بھی ایک نفحہ کام پیدا کیا گیا۔ جو شیعہ میں خانہ جنگی کا ادھار کھائے بیٹھا ہے اور عوام کی جہالت کا ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ شیعیت کی روح ہے باطنی علوم اور مخفیات جو خصوصیات مذہب شیعہ ہیں۔ پس میرے نکتہ نگاہ سے جو منکر مقام علیؑ ہے اور فضائل خاص علیؑ ہے

وہ شیعہ علیؑ نہیں ہے۔ شیعہ معادیہ یا وہاب نجدی یا شیعہ سرہندی یا شیعہ تیمیہ خارجی یزیدی ہے خدا کے لیے ہم کو معاف کر دے جہل مرکب ۱۰ اپنی جاہلانہ منطق وسوسوں و مغالطوں وتفسیر بالرائے سے۔ یہ خناس ہیں ایک جھوٹ کو ۱۰ اسنادات کتب سابقہ سے بھی صحیح نہیں بنا سکتے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ علیؑ کے مظہر العجائب کا انکار کر کے ۱۰ حوالہ جات کسی ہم خیال پاگل کے پیش کردہ تو یہ منطق غلطی ہو گی۔ کیونکہ سطر، صفحے، کتب بات کو صحیح نہیں بناتے۔ بلکہ حقائق تجربات درایت نہ کہ روایت۔ یہ تو ہم تسلیم کر سکتے ہیں کہ عصا کا سانپ بن جائے لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کریں گے کہ ۱۰ کا ہندسہ ۳ سے بڑا نہیں ہے۔ خواہ مجتہد اعظم کہے یا مجتہدین کی اکثریت یہ تو ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ نماز، روزہ، وغیرہ فردعات میں مجتہدین اپنے اپنے مقام پر ٹھیک ہوں گے۔ لیکن علیؑ کے معاملہ میں کوئی بات قابل قبول نہیں ہو گی۔ جو میرے اعتقادات بیان کردہ کے خلاف ہو گی۔ میرے دوست مرزا ملازم حسین صاحب کو قید در بھارت میں وظیفہ یا علیؑ نے بچایا سکون دیا۔ اور زندہ بخیریت گھڑیال (جہلم) پہنچے۔ ان سے ہی دریافت کر لیں۔ یہ خط وکتابت کا سلسلہ و وظیفہ خاکسار نے ہی جاری رکھا کہ شیعہ علیؑ خود کو اکیلا لاوارث بیکس نہ سمجھے کفار کی قید میں بلکہ مولا علیؑ مشکل کشا کو ہر وقت اپنا محافظ ونگران سمجھے۔ مخلص مومن شیعہ علیؑ اس موجودگی امیر المومنین علیؑ کو حس خاص جسکو 6th Sense کہتے ہیں اور Intuition

مکاشفہ اور ٹیلی پیتھی جیسے مخفیات کے علوم سے ہر وقت اپنے پاس محسوس کر سکتا ہے اللہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے ہر جگہ تو بغیر دیکھے جس طرح اولیائے کرام کو خدا کی موجودگی کا احساس ہو جاتا ہے۔ اس طرح علیؑ مشکل کشا کا بھی احساس موجودگی Presence کا پتہ چل جاتا ہے۔ کمرے میں پھول نہ دیکھنے کے باوجود خوشبو کا پتہ چل جاتا ہے جب کوئی خاص سینٹ عطر وغیرہ ہو تو اسی طرح روحانی عطر سینٹ سے گلشن محمدی کے خاص پھول علیؑ ابن ابی طالب کا پتہ بھی چل جاتا ہے۔ مراقبہ میں بیٹھئے، تحقیقات شروع کیجیئے۔ خاص وظیفہ یا علیؑ ادرکنی فی سبیل اللہ حواس ظاہری خمسہ ختم کیجیئے۔ علم شعور لاشعور پر عبور حاصل کیجیئے۔ عمل ہمزاد کو روح کو فلک تک کی سیر کرائیے۔ بغیر چاند گاڑی تو دیکھئے کیا کیا نظارے روحانی فلکیاتی دیکھتے ہو۔ میں فلکیات زائچہ دانیال علیہ السلام پر بھی ایک کتاب مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں (انشاءاللہ) معراج جسمانی کے وقت جبرائیل نے نور جلنا فرمایا نہ کر نار سے کیونکہ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے تو محض نور جلال و جمال الٰہی ہے۔ آئنسٹائن بھی SPACE کی حد مقرر نہ کر سکا۔ ایک خاص سازش میں نے پکڑی ہے کہ ہر ممکن طریقہ سے اولیائے کرام کو مرید معاویہ و دشمن علیؑ بھی بتایا گیا۔ بناوٹی روایات سے۔ خود لکھ کر کئی کتب مرحوم ولی بزرگ کے نام شائع کر دیں۔ یہ سابقہ زمانہ میں طریقہ کار تھا کہ خود کتاب لکھ کر کسی بزرگ کے نام پر شائع کر دی جاتی

غنیۃ الطالبین کو پیر عبدالقادر گیلانی کی کتاب بنا دیا گیا۔ یہ کتاب کسی حنبلی خارجی کی تحریر کردہ ہے۔

جن کتب میں آل محمدؐ کی تعریف و خاص مقام کی روایات صحیح دیکھیں ان کتب کو جعلی کہہ دیا گیا، مثلاً اسمٰعیل کی مشہور عالم کتاب۔ اور جعلی کو اصلی بنا دیا گیا حنبلی ملاں سابقہ زمانہ میں مہربان اموی حکومتوں کے وظیفہ خوار تھے۔ اور ہر ممکن طریقہ سے روح اسلام کو ختم کیا گیا۔ تیمیہ خارجی نے دمشق میں رہ کر مرتے وقت تک ۲ لاکھ اور ۱۵۰۰۰ عورتیں آل ابوسفیان کی غلام بنا دیں۔ جن بزرگوں نے آل محمدؐ کی تائید کر دی۔ وہ جیل میں عمر قید کے مستحق۔ جنہوں نے آل محمدؐ کے خلاف خوب زہر اگلا ان کو لاکھوں اشرفیوں کے انعامات ملے۔ درباری خاص بنے۔ فتنہ تاتار کی طرح فتنہ عرب (اموی عباسی) نے جہاں خون کے سمندر بہا دیئے۔ وہاں مسلمانوں کو چور۔ ڈاکو۔ زانی۔ لوطی قاتل۔ خون خوار بچوں کو اغوا کر کے فروخت کرنے والا۔ اندھا کر کے بھیک مانگنے والا۔ چکلے طوائف کا چودھری خونی انسان بھی بنا دیا۔ ان کی جہاں اکثریت ہوگی۔ وہاں نہ کوئی اقلیت محفوظ نہ اقلیت کی عبادت گاہیں محفوظ۔ اگر سونا چاندی دیکھ لیں، نہ عورتیں بچے محفوظ۔ بلا لائسنس اسلحہ رکھنا۔ رسہ گیری کرنا۔ خوراک انسانی میں زہر ملا کر روپیہ جمع کرنا۔ سمگلنگ۔ بلیک مارکیٹ۔ جوا خانہ قحبہ خانہ و کرایہ پر عورتیں عصمت دری کے لیے مہیا کرنا۔ ایسے ہوٹل بنانا جہاں یہ شیطانی کاروبار موجود ہوں۔ عام طور پر ان میں سے مسلمانوں کا کاروبار و طریقہ زندگی

ہے ۔ ہر شریف انسان ان سے پناہ مانگتا ہے ۔ ان کی یہودی بکھ والی داڑھی ظاہری نماز روزہ کو دیکھ کر پڑھا لکھا طبقہ مذہب سے ہی بے قرار ہو گیا ہے پس انسان کی نجات ہے تو صرف اسوۂ علیؑ پر عمل کرنے میں ۔ سنت علی پر چلنے سے ورنہ گمراہی ہی گمراہی ہوگی ۔ اندھیرا ہی اندھیرا کیا ہر روز نہیں پڑھتے کہ یہ آلِ ابوسفیان کے غلام مبینہ مسلمان گدھے ۔ کتے ۔ مردہ جانور ۔ سور ہر ایک حرام نجس جانور پرندے کو ہوٹلوں دودکانوں نے فروخت کر کے ننگِ انسانیت بن چکے ہیں خفیہ ذبح خانے ہیں اور چار چوہڑے سے مردہ جانور لیکر شرفا کو کھلاتے گئے لطف یہ حاجی بھی تھے اور تارا سنگھ فتح سنگھ و یہودی کی داڑھی والے بھی تھے ۔ باجماعت نماز جمعہ تو شاید ہی انہوں نے ترک کی ہو ۔ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی معصومین کی تعلیم سے خاندانی و قبائلی ورثہ میں ملا ہوئی دشمنی ہے کہ سب کچھ قبول اگر قبول نہیں تو آلِ محمدؐ کی تعلیم اے شیعۂ علیؑ تمہارے لیے صرف ایک مشہور روایت پیش کرتا ہوں کہ کس طرح ولادتِ معصوم ہوتی ہے ۔

حضرت صادق آلِ محمدؐ نے حضرت کاظم علیہ السلام کی ولادت کے ذکر میں خصائص ولادت امام برحق کے ذیل میں فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور وہ فرشتہ تحت عرش سے ایک گھونٹ پانی کا لیتا ہے ۔ امام کو دیتا ہے ۔ اس سے امام بنتا ہے ۔ جب وہ رحم میں جاتا ہے تو ۴۰ دن تک کچھ

نہیں سنتا۔ جب ۲۰ دن تمام ہو جاتے ہیں تو وہ آواز سننے لگتا ہے۔ اور جب وضع حمل ہوتا ہے تو وہی فرشتہ پھر بھیجا جاتا ہے ۔۔۔۔۔ الخ

کوئی شیعۂ علیؑ ان حقائق متواترات کا انکار نہیں کر سکتا اگر کرے گا تو یقیناً منافق ہوگا۔ اے شیعۂ علیؑ وقت ہے کہ اپنی اولاد کو دوست احباب کو صحیح تعلیم آلِ محمدؐ سے روشناس کر۔ تمہاری مجالس تو قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتیں تعلیم آلِ محمدؐ سے قربانی کر اور اس تعلیم کو عام کر کے ثوابِ دارین حاصل کر۔ دنیا کو سمجھا کہ امام خلق کیا ہوتا ہے امتِ مسلمہ کون ہیں صفات مشترکہ ہی امام۔ فرق شاہد و شہید موت و حیات انبیاء علیہم السلام نورانیت اجسام انبیاء علتِ خلقتِ انبیاءؑ۔ قرآن مجید حقیقی جس کو سوائے مطاہرین کوئی مس نہیں کر سکتا۔ لا یمسّہٗ الّا المطہرون فرق درمیان کتاب و قرآن۔ تقسیم آیاتِ قرآن۔ اولی الامر کی حقیقت اور اس کا مصداق۔ امام ام الکتاب ام القریٰ پیغمبر اُمّی لقب کی تشریح۔

افضلیت خاتم الانبیاء بر جمیع انبیاء علیہم السلام۔ من عندہٗ علم الکتاب کی تفسیر رزق روحانی۔ لوحِ محفوظ۔ وہ وجود لوحِ محفوظ سے مقدم تھے۔ آیۃ اللہ و حجۃ اللہ۔ فرق دین و شریعت دبیان نسخ شرائع۔ ان تمام حقائق کو سمجھنا شیعۂ علیؑ کے لیے فرض ہے جو نہیں سمجھتا وہ شیعۂ علیؑ نہیں ہے نہیں مع قطعاً نہیں ہے بغیر سمجھے مر گیا تو جہالت و کفر پر مرا۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔ الخ

تب ہی کہہ سکتے ہیں جب میرے بیان کردہ نکات کو سمجھو گے صرف نماز روزہ فروعات کا نام اکمال دین نہیں ہے۔ یہ تو فروعات ہیں۔ اصول کا پتہ ہی نہیں تو فروعات کیسے نجات کا ذریعہ ہوں گی چونکہ بعد وصال رسولؐ دین کے قائدہ بنے گئے جو خود جہل مرکب تھے اور آلِ محمدؐ کے دشمن اس لیے کروڑوں روپے مسجدوں و حجروں وقتلِ عام جانوروں بصورت عید قربان برائے دشمنی حقیقی ذبح عظیم امام حسینؑ کے پراپگنڈسٹ بن گئے اور حکام وقت کی خوشنودی کو دین پر مقدم کر دیا اور نام رکھا اجماع اس لیے حقیقی اسلام جو ہزاروں پردوں ساہیوں میں گم ہو گیا جس کو اب ظاہر کرنا ہے تو صرف شیعانِ علیؑ نے۔ محکمہ آثارِ قدیمہ کی طرح کھدائی کر کے گم خزانوں کا پتہ لگا کر ہی یہ مدفون اسلام دورِ جدید میں پیش کیا جا سکتا ہے جس کے لیے بہت ہی محنت و سرمایہ کی ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ ظہور امام آخر الزمان سے پہلے کوئی فتی پیدا ہو جائے جو اسوۂ حسینؑ پر عمل کر کے سب کچھ اجاڑ کے عام آلِ محمدؐ کے لیے قربان کر دے اللھم صل علی محمد و آل محمد چونکہ دور جدید میں مخالفین دین زوروں پر ہیں۔ اور ہر طرف راگ رنگ ناچ ابلیسی ثقافت کا طوفان شروع ہو چکا ہے اور کسی کو بھی حقیقی دین سے کوئی محبت نہیں رہی۔ صرف جدید سامان عیاشی کار۔ فریج ٹیلی ویژن۔ ریڈیو کو ہی ذریعہ نجات سمجھ لیا۔ اور قیامت وغیرہ کو ایک افسانہ مذہبی ادھر تا جائز

ذریعہ سے دولت جمع کرنا اصولِ دین بن گیا ہے اس لیے ایسی خوفناک مادّی زہریلی وبائی حالت میں صرف تعلیم آلِ محمدؐ ہی انسانیت کو بچا سکتی ہے بعض حضرات دریافت کرتے ہیں کہ جب علانیہ رقصِ ابلیس شروع ہوگیا ہے تو عذابِ الٰہی کیوں نہیں نازل ہوتا! میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ عذاب نازل ہوگیا ہے۔ ہر گھر میں فتنہ و فساد ہے امیر ہو یا غریب حاکم ہو یا رعایا پریشانی بے سکونی میں گرفتارِ عذاب ہے۔ زمانہ امن و سکون گزر چکا۔ یہ عذاب دن بدن بڑھیگا خودکشی عام ہوجائے گی اب جہاں ۴۰ فیصدی پاگل پن دماغی خرابی شروع ہو چکی ہے یہ ۹۹ فیصدی ہو جائے گی گرمیوں میں خوفناک گرم ہوائیں اور سردیوں میں ہمارے ہاتھ میں برفانی طوفان ۸۰ فیصدی سے اموات بذریعہ ایسی ہی رہی جس کا ڈاکٹر حکیم کے پاس نہ علاج نہ تشخیص اندریں حالت ضروری ہے کہ آپ اپنے گھروں میں نادِ علیؑ کا وظیفہ شروع کر دیں یہی اسم اعظم ہے بچاؤ کا یہ خاص وظیفہ ہوتا ہے اور خاص طریقہ اب میں چند حقائق لکھتا ہوں کہ روحانیت کو سمجھ سکو۔

(۱) ایک بے اولاد انسان جس کو تمام ہندوستان کے ڈاکٹروں حکیموں نے جواب دے دیا تھا۔ صرف ایک خاص تعویز علیؑ سے صاحبِ اولاد ہوگیا۔ سر بلند جنگ بہادر چیف جسٹس حیدر آباد دکن کی خاندانی کتاب جوایم اے آکسن بار ایٹ لاء وزیرِ تعلیم حیدر آباد دکن نے شائع کی اس میں لکھا تھا کہ بعد پہلی جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء جب یہ خاندان جو شاہی اتالیق تھا بے کار مفلوک الحال ہوگیا

تو مولا علیؑ نے یہ تعویز دیا جسکی روزانہ نفل بعد نماز کا حکم تھا۔ کہ یہی خاندانِ حیدر آباد دکن سر سالار جنگ بہادر وزیر اعظم کی مہربانی سے پھر صاحبِ دولت عزت بن گیا۔ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ان کے چچا عباس جو میر منشی تھے ۱۸۵۶ء میں اور سیتا پور کا پرگنہ حصہ دیگر خطابات ملا تو یہ شیعہ ہو گئے تھے کہ خواب میں میر دبیر علیہ الرحمہ نے شیعہ مذہب کے لیے دعوت دی۔ کتاب میں لکھا ہے کہ ایک سر تھا جو سنہری طشتری در ریشمی کپڑوں میں ایک خاص مقام پر نظر آیا ہے کہ وہ سر عباس کو دعوت شیعت دے رہا تھا۔ اپنے خاندان والوں سے خواب بیان کیا تو کٹر خارجی دماغ نے مذاق اڑا دیا۔ لیکن جب لکھنو جا کر امام باڑہ آصفیہ میں تصاویر ذاکرین سید الشہداء دیکھیں تو پہچان لیا کہ یہی دبیر مرحوم دعوتِ حق دے رہے تھے۔ وہ شیعہ ہو گئے۔ ذاکریِ امام حسینؑ کا یہ مقام ہے کہ شہیدوں میں شامل ہو جاتا ہے مرثیہ خوان مخلص اور زندہ جاوید۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔ جو چاہے یہ تمام قصہ دیکھ سکتا ہے

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد لطیف آباد

(۲) ایک بزرگ دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دریا کو حکم دیتے ہیں آگے مت بڑھو اور خاص اشاروں سے لکیر کھینچ دیتے ہیں تو دریا اس لکیر سے آگے نہ گیا اور پانی آسمان کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ کتاب انگریزی لور ایشیا بھی میرے کتب خانہ میں ہے۔ (LIGHT OF ASIA)

(۳) کوہ ہمالیہ کی بلند چوٹیوں میں لاما بدھ بھکشو رکھے گئے جو جرمن ڈاکٹر نے

تصدیق کی کہ... ۷۰ سال سے زندہ بغیر خوراک پانی موجود تھے خاص حالت میں
(۴) برما کے جنگلات میں شیروں چیتوں میں کچھ بزرگ رکھے گئے اللہ کی عبادت میں مصروف اور جنگلی جانور کوئی گزند نہ پہنچا سکے۔
(۵) خوفناک زہریلی دوا نہیں بلکہ زہر جس کے دھواں سے انسان ہلاک ہو جائے ایک بزرگ ولی روحانی نے پانی کی طرح پی۔
(۶) پانی کو دیکھ کر نورانی طاقت سے ابال کھانڈے تیار کر کے خاص مجمع کو کھلائے گئے۔
(۷) چھاتی پر سے ٹرک سینکڑوں من وزن گذار دیا گیا اور ولی روحانی کو کوئی گزند نہ پہنچا۔ یہ تمام کرشمے روحانیت تو اس گھرانے کے معمولی غلاموں کے ہیں ورنہ خاصوں کے لیئے ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ حرف الف کے کمالات کے لیے ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ جفر ہے اور علم الاعداد۔

اے دشمن حق ایک خاص کتاب تھی جو ہر امام دوسرے کو دیتا بوقت وصال اور اس میں وہ وہ مخفیات کی خاص باتیں تھیں جو صرف معصوم ہی پڑھ سکتا تھا۔ خلافت حکومت تو ہر کافر بھی لے سکتا ہے جیسا بھارت نمبر ا کا ملک بن گیا۔ بعد ۱۹۷۱ء اور ناستک منکر خدا روس نمبر ا کا چودھری بین الاقوامی بن گیا کہ مسیحی امریکہ بھی موت کے پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے۔ جب تھرڈ وار ہائیڈروجن بم کا نقشہ روس پیش کرتا ہے یا دھمکی دیتا ہے لیکن یہ خاص کتاب ام الکتاب

تک رسائی ناممکن گذشتہ و آئندہ کے واقعات حالات تمام نظامِ شمسی اس میں موجود واضح صورت میں ہیں۔ یہ حروف الفاظ سیاہی کاغذ والا قرآن عربی زبان جو کوئی غیر عرب کیا خود عربی دان کے لیے معمہ ہے صرف رحمت کا نشان ہے یہ ہمارے لیے نہیں آیا بلکہ رسولؐ نبی آخرالزمان کیلئے آیا کہ محکم و متشابہات قطعات کی وضاحت کریں اور خاص کو سمجھا دیں حقائق و رموز خداوندی قرآن مجید واضح آیت سے سینہ رسولؐ پر اترا اور وہاں جمع کیا گیا۔ اور اس سینہ کا محافظ خود خدا ہے۔ ان اوراق کا نہیں جو پہلے زمانہ رسولؐ میں پتوں۔ ہڈیوں وغیرہ میں متفرق حالت میں تھے۔ ترتیب مطابق تنزیل نہ بھی ہو اور کوئی کوٹ مدنی میں مکی اور مکی میں مدنی آخر اول اول آخر تو بھی قرآن مجید ضائع کیسے ہو جب سینہ معصوم امام میں موجود ہے اور امام ہر زمانہ میں موجود ہے صرف ایٹم کی طاقت دیکھ لیجئے ہیروشیما میں قیامت برپا کر کے جاپان سے ہتھیار ڈلوائے گئے۔ جنگ دوم میں تو ایٹم کے مالک روح القدس سے افضل کی طاقت کا کیا کہنا۔

وقت ہے کہ آلِ محمدؐ کے آگے سر تسلیم خم کر۔ نمک حرام گدی نشین نہ بن کہ جس گدی کی آمدنی سے نئی کار و بنگلے و زر زمین زن سے کھیل رہا ہے وہ اس خاندانِ آلِ محمدؐ سے تمہارے بزرگوں نے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔ کر لاکھوں کو مزار پہ جھکا دیا۔

فاطمی دعوتِ اسلام از خواجہ حسن نظامی دہلوی مرحوم پڑھ کر کس طرح بخاری سادات نے ٹوانہ سیال۔ گھیبے کو دعوتِ اسلام دے کر حلقہ بگوش اسلام کیا ورنہ ٹوانہ تو سکھ وغیرہ تھے خود کو مہاراجہ فلاں ابنِ فلاں کی اولاد سمجھتے ہیں یہی حالت باقی قبیلوں کی ہے۔

جس وقت اورنگ زیب نے مغلیہ خاندان کو بوجہ تعصب دشمنی از شیعہ کمزور کر دیا بیجاپور گولکنڈہ پر حملہ کر کے اور مرہٹوں کو زندہ کر کے تو ہندوستان کی کل آبادی مسلمانوں کی خاتمہ مغلیہ حکومت ۱۸۵۷ء میں صرف چند لاکھ تھی۔ یہ کروڑوں مسلمان اولیاء اللہ کے بنائے ہوئے مسلمان ہیں پڑھ حالات اوچ شریف بخاری۔ مخدوم جہانیاں جہانگشت کے حالات و تبلیغ اسلام قابلِ مطالعہ ہیں یہ بخاری جلالی سید ہی تھا جو شیر کی سواری کرتے تھے۔ اس کا تذکرہ چیفس آف دی پنجاب از انگریزی حکومت میں بھی ہے۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔

کشمیر و بلتستان میں شاہ ہمدان و سادات نے لاکھوں بت پرستوں کافروں کو مسلمان بنایا کوئی مغلیہ حکومت کا اس میں برائے نام بھی حصہ نہیں ہے جہانگیر جیسے شرابی کبابی عیاش بادشاہ تو عورتوں سے شطرنج کھیلتے رہتے تھے خاص بنارس میں ہندو منسعں کی اکثریت زندہ ثبوت ہے مغل بادشاہوں کی مداہنت فی الدین کا۔

ناظر یا بصیر سمجھ لے کہ ہندوستانی ثقافت و بت پرستی کے ماحول میں صرف علیؑ والوں نے دین کا ڈنکا بجایا۔ آج بھی کروڑوں کے سر اِن کے مزارات پر جھک رہے ہیں اور بادشاہوں کے مقبروں پر آوارہ مزاج لڑکے لڑکیاں رقصِ ابلیس کرتے ہیں علانیہ۔ یہی اِن کا فاتحہ ہے

اِن کی قبر کی مٹی میں وہ تاثیر ہے جو آبِ حیات کا کام دیتی ہے۔ لیکن قبر علیؑ والے کی ہونی چاہیئے۔ صرف خاکِ شفاء کے معجزات لکھوں تو کتاب کی ضرورت ہے اورنگزیب بادشاہ وصیت کرتا ہے خاک شفاء کو کفن میں رکھنے کے لیے لیکن فتاوی عالمگیری والے بغض رکھتے ہیں مالکِ خاکِ شفاء سے جس کے خون نے کربلا کو کربلا بنا دیا۔ سینکڑوں صفحات کی کتاب معہ تصاویر۔ اندھوں لنگڑوں، بیماروں کی میرے پاس موجود ہے۔ جو نجف اشرف، کربلا معلیٰ مشہد کے عتبات عالیات سے صحت یاب ہو گئے۔

آخری بات یہی کہونگا کہ بغیر مخفیات روحانیات دین دین نہیں رہے گا۔ اسلام ہے ہی معجزۂ قدرت۔ اے مضروب زدہ ملحد وہابی منکرِ روحانیات مخفیات میرے مولا کے فرمان کو پڑھ اور دیکھ کہ امام کی تخلیق کے متعلق جو فرمایا کہ ایک فرشتہ تحتِ عرش سے ایک گھونٹ پانی کا لیتا ہے۔ امام کو دیتا ہے اس سے امام بنتا ہے الخ یہ الفاظ پڑھکر وہابی مردود دشمنِ حقیقی اسلام نجس جانور کی طرح دانت نکالیگا کہ یہ شیعہ غالیوں کے افسانے ہیں یا خوش اعتقادی کے الفاظ لیکن

اس کو یہ معلوم نہیں کہ جو بات میرے امامؑ نے فرمائی اس کی تصدیق اب دور جدید میں ہوگئی ہے۔ آپ یہ پڑھکر ایک دفعہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ پھیر کر ششدر رہ جاؤ گے کہ خاکسار کیا لکھ رہا ہے۔ خاکسار یہ لکھ رہا ہے کہ ہمارے امامؑ کے فرمان پر معترض میں تمکو نوبل پرائز لینے والے FRINCIS CRICK کا اعلان پیش کرتا ہوں یہ وہ سائنس دان ہے جس نے ۱۹۶۲ء میں Molecular Biology میں یہ انعام حاصل کیا۔ گو یہ انگریزی الفاظ تو وہاں کے باپ دادا مرشد ابن تیمیہ وغیرہم کی سمجھ سے ہی بالا ہیں لیکن تعلیم یافتہ مسلمانوں کے لیے یہ تحفہ پیش کر رہا ہوں کہ ہمارے امامؑ تو بغیر سائنسی آلات و تجربات وہ حقائق بیان فرماتے تھے جن کی تصدیق نسلاً بعد نسلاً ہوتی جائے گی یہ سائنس کا نمبر ا عالم کہتا ہے کہ ہماری دنیا میں زندگی پیدا نہیں ہوئی کسی سیارے وغیرہ یا GASES وغیرہ کے چکروں سے بلکہ اوپر سے آسمان سے SPace کے نامعلوم مقام سے جہاں ہمارے نظام شمسی سے زیادہ مہذب ترقی یافتہ مخلوق تھی۔ یہ SUPER-CIVILISATION تھی۔ ہمارا نظام شمسی تو ۱۱ ہزار ملین سال کا ہے۔ اور ہمارے Galaxy کی عمر 13,000 million years ہے اور زندگی آج سے پہلے 3300 ملین years سے شروع ہوئی ہے اسکی تائید ایک اور چوٹی کے سائنس دان Leslie Orgel نے بھی کی ہے کہ زندگی ہمارے سیارہ زمین پر

اوپر سے آئی ہے۔ یہ تجربات سے بھی ثابت ہو گیا ہے۔ غیر معمولی انکشافات مستقبل قریب میں ہوں گے کہ سائنس بھی حقائق ملکیاتی کی طرف آرہی ہے تخلیق کے متعلق الفاظ ملاحظہ ہوں۔ "WITH WALTER COME MOLECULS"
جو جدید TELESTER SYSTEM پیدا ہوا کہ ایک خاص ستارہ بین الاقوامی خبریں و تصاویر بھیج سکتا ہے۔ جو ٹیلی ویژن پر پرواز دکھائی جا سکتی ہیں۔ اسی شیعہ اعتقاد کی تائید ہے کہ جب امام آخر الزماں کا ظہور ہوگا تو سورج چاند کی بجائے امام کے وجود کا نور کل دنیا کو منور کرے گا۔ عالمین تک رسائی ہوتے دو تب معلوم ہو گی حقیقت امام باسم سبحانہ۔ دنیا میں جس قدر اختلافات وفتنہ و فسادات ہیں ہر غیر معصوم حریص کمزور انسان کے پیدا کردہ ہیں۔ غیر معصوم انسان خواہ مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو خواہ لا مذہب ہو چند باتوں میں متحد الخیال ہے خواہ ملکی تعصب ہو خواہ مذہبی اخلاقی اسکو موجودہ لغت میں یوں سمجھیے

تعصب نیشلسٹ جمہوری انسان مقلد جغرافیہ و ثقافت ملکی اور اپنے قائد کا اندھا مقلد جو بالکل ایک مصنوعی سائنسی انسان کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ الفاظ امریکن۔ جرمن۔ جاپانی۔ چینی۔ روسی۔ بھارتی۔ پاکستانی۔ عربی۔ افریقی سب کچھ اسی تعصب کے نتائج ہیں۔ کوئی بھی ایسا انسان اپنے طرز زندگی ملکی کو ترک نہیں کر سکتا۔ بین الاقوامی ایک زبان ایک ثقافت۔ ایک سیاست یہ سب کچھ ایک سیاسی سٹنٹ ہیں۔ دھوکہ ہی دھوکہ۔ مکر و فریب جو حضرت انسان کی پیدائشی خاص برائی ہے

یہ تو ہے حضرت انسان کی سیاسی زندگی اب مذہبی زندگی کو دیکھیں تو دنیا کے بڑے بڑے مذاہب والے ونظریات مُرخ والے بھی اسی کمزوری کا شکار ہیں۔ عیسائی یہودی کا اختلاف اتنا شدید ہے جتنا عیسائیت میں پرا ٹسٹنٹ وکیتھولک کا اختلاف ہے کہ ایک ملک میں ایک قوم مل کر نہیں رہ سکتی۔ شمالی آئرلینڈ کی حالت دیکھئے۔ اور جنوبی آئرلینڈ کے حالات اس سے بھی بدتر ہیں۔ یہ روم کا اسقف اعظم صرف زمانۂ قدیم کے بت پرستوں کی یادگار بصورت انسان ہے کہ صرف پرستش پوجا کے لئے ہے۔ اس کے احکام کوئی قدر وقیمت نہیں رکھتے کسی ملک میں یہ مشن تبلیغی ادارے وغیرہ صرف سیاست مغرب ہے برائے تسخیر ممالک مشرق واز لیقہ یہی حالت اسلامی دنیا کی ہے کہ تمام عرب ممالک میں جو مشرق وسطی ومرکز ظہور انبیاءؑ ہے اور جہاں خانہ کعبہ قبلۂ عالم موجود ہے وہاں شیعہ کے لئے برائے نام آزادی بھی نہیں ہے بلکہ ان کے مذہبی مقامات بھی غیر محفوظ ہیں اور عبادت کی بھی اجازت نہیں اور رقص وثقافت وعلم کے لئے آزادی ہے لیکن مجالس حسینی و تبلیغ علوم آل محمد پر سخت پابندی ہے گو دنیا کو بیوقوف بنانے کے لئے اتحاد المسلمین کا اعلان عام ہو رہا ہے۔ غرضیکہ سیاست ہو یا مذہب یہ حضرت انسان متعصب ہے اور تو اور یہ سُرخ تحریک مذہب سے بھی زیادہ سخت گیر متشدد آزادی کا گلا دبانے والی خوفناک تحریک ہے کہ سُرخوں (کیمونسٹ) سے زیادہ متعصب تو تاتاری بھی نہ تھے کیمونسٹ روس کے حالات سامنے

ہیں کہ کس طرح اندرون سُرخ دنیا خوفناک تشدد سے آزادی پریس و تحریر و تقریر کو دبا دیا گیا تو بیرون دنیا بھی لاکھوں کو آگ کے سمندر میں دھکیل دیا گیا اس دنیا میں تو کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ شاہکار تحریر کیا ہے یا شاہکار فن تعمیر کیا ہے۔ یہاں تاج محل آگرہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کروڑوں روپے ایک بادشاہ اپنی محبت کی یادگار میں خرچ کر دے اور بے مثال مقبرہ بنا دے۔ کوئی بے مثال مسجد گرجا عبادت گاہ بھی نہیں بن سکتی۔ سرخ روسی اور غیر روسی کا ویسا ہی دشمن ہے جیسا زار روس کے وقت تھا۔ امریکہ و انگریز کی مسلم دشمنی تو ۱۹۴۷ء کے انقلاب ہندوستان و تخلیق پاکستان میں دُنیا نے دیکھی جو ۱۹۴۵ء کے عیسائی یسوع مسیح کے صلیب والوں کے ہیروشیما، ناگا کے ایٹم بم سے زیادہ تباہ کن تھی۔ پھر یہی دشمنی تقسیم پاکستان بصورت بنگلہ دیش دیکھی گئی۔ اور اہنسا والے مسٹر گاندھی عدم تشدد والے پنڈتوں برہمنوں کانگریسیوں نے وہ وہ مظالم کئے کہ قلم کانپتا ہے اس کی روداد لکھتے وقت۔

اقتدار کی بھوک حضرت انسان جو آج تک اس فطرتی کمزوری کا شکار ہے اگر اورنگ زیب نے تخت کے لئے اپنے باپ کو قید کیا۔ بھائیوں کو قتل کیا۔ بھتیجوں کو اندھا کیا اور خون کے دریا سے گذر کر تخت پر بیٹھا تو بنی اُمیہ بنی عباس نے کیا کچھ نہ کیا اور اب عربی دنیا میں کیا کچھ نہیں ہو رہا۔ امریکہ جیسے ملک میں جس قدر صدر مملکت قتل کئے گئے اس

کی مثال ملنی مشکل ہے۔ تمام مغربی دنیا میں یہی حالت ہٹلر اسٹالن کے وقت تھی تو اب اس سے بھی زیادہ لالچی گدھ موجود ہیں اور کئی ملکوں میں فوجی انقلاب و مارشل لاء تو ایک ROUTINE بن گیا ہے کہ فوج جو ملکی دفاع کے لئے ہوتی ہے اب اقتدار سیاسی بھی چاہتی ہے ہاتھ رنگین کرنے کے لئے انقلاب چلی (جنوبی امریکہ) انقلاب پرتگال تو کل کی بات ہے کہ ایک وقت کے وزیر اعظم و سیاسی انقلاب اب گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں یا پھانسی۔ ابھی ایک ڈرامہ ختم نہیں ہوتا تو اسی فوج کے اندر ایک ٹولہ پیدا ہو جاتا ہے جو اس کا خاتمہ کر کے اقتدار حاصل کرنا ضروری سمجھتا ہے اس کو COUPE فوجی کہتے ہیں۔ اس فطرتی برائی سے حضرت انسان اب تک خلاصی حاصل نہیں کر سکا۔

عیاشی آزاد زندگی بلا نفع ازدواجی تعلق و اشتراک عورت وانکار اقدار اخلاقی یہ ہر قوم و ہر ملک میں حضرت انسان میں موجود ہے

دولت جمع کرنا ہر جائز نا جائز طریقہ سے بڑے بڑے ملک سونا ڈالر جمع کرنے کے لئے قتل عام انسانی بذریعہ ایٹم بم ہائیڈروجن بم تیار ہیں تو حضرت انسان چوری ڈکیتی، بلیک مارکیٹ اسمگلنگ کو اصول زندگی سمجھتا ہے۔ بلکہ قحبہ خانے بنانے۔ نائٹ کلب بنانا۔ عورتیں مہیا کرنا بذریعہ اشتہارات وبین الاقوامی جنسی تجارت اصول زندگی بنا لیا ہے

حضرتِ انسان نے کوئی ملک کوئی قوم کوئی مذہب کا مقلد ہے کہ پیر
پادری ۔ پنڈت ۔ دنیاوی امام شیخ الاسلام بھی اس کمزوری سے محفوظ نظر نہیں
آتا ہر خاندان میں بھی یہی وبار شروع ہو چکی ہے ۔ ہر قبیلہ میں یہی حالت
ہے حتے کہ حج دنیارات برائے سمگلنگ تو ایک عام مشہور حقیقت ہے۔

پس جب حضرتِ انسان میں یہ فطرتی کمزوریاں ہیں جو احمق سے
احمق بھی انکار نہیں کر سکتا تو اس انسانیت کا امام کیسے منتخب ہو گا،
یہ فطرتی کمزوریوں والے انسان اپنے جیسا خاطی لالچی گدھ ہی
امام بنائیں گے کہ جو خود گمراہ ہے تو دوسروں کی کیا اصلاح کریگا،

خداوند تبارک و تعالیٰ نے اس خاص نکتہ کی وضاحت کی
لیکن تفسیر بالرائے کرنے والوں اور قرآن مجید کو اپنے قیاس کے
تابع کرنیوالوں نے قوم کو گمراہ کر دیا تاکہ ان کا اجتہاد و تقلید
کی حکومت قائم رہے۔

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِينَ نے فیصلہ کر دیا تھا کہ
مشرکوں ۔ کافروں ۔ گنہگاروں کو یہ عہد نہ پہنچے گا ۔ یہ نہیں
فرمایا کہ **امامت** گنہگاروں کو نہیں پہنچے گی بلکہ اسکو **عہد**
سے تعبیر و تفسیر کیا ہے ۔ **امامت** سے بھی مطلب تو سمجھ آ سکتا تھا
لیکن جن کے دلوں میں کھوٹ ہے (اور کھوٹ رہے گا) ان کے عہد

کا لفظ مخصوص کیا گیا۔ یہ عہد عصمت مطلقہ ہے۔ اسی لفظ عہد کو حضرتِ آدم کے لئے استعمال کیا۔ آدم نے ترک عہد کیا تو قدرت نے عزم بالجزم نہ دیکھ کر ترک اولیٰ کا اعلان کیا۔ بنی آدم سے بھی عہد لیا گیا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا خواہ کسی رنگ میں ہو۔ اگر کروگے تو عہد الٰہی سے خارج۔ مالک شفاعت بھی تو قرآن مجید کے الفاظ میں "عند الرحمن عہدا" والے ہیں۔ ان حقائق آیات بینات کی موجودگی میں سارق الحقائق و تارک الحقائق کا مجرم بننا جہنم کے لئے تیاری نہیں تو کیا ہے؟

میں اُن تمام صاحبان سے جو وہابیت کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور شاہکارِ قدرت کو سمجھنے میں ٹھوکر کھا چکے ہیں۔ چند باتیں ایسی وضاحت سے پیش کرتا ہوں کہ اگر ایمان کی ایک رتی بھی دماغ میں ہوئی تو تمام توبۃ النصوح کریں گے اور شیعیت کی خصوصیات پر ایمان لائیں گے۔

جب یہ صاحبان سمجھتے ہیں کہ تقلید اصول دین میں کفر ہے تو پھر اجتہاد کا دام ہم رنگ (Commaflage) سے کیوں شکار کھیلتے ہیں۔ جو دل و دماغ میں ہے صاف لکھیں۔ خدا ان کو ہدایت دے جو اس بحث کو لایعنی کہتے ہیں۔ کہ آئمہ اطہار بشر ہیں یا نور؟ اس سے زیادہ دماغی خرابی کا کیا ثبوت مل سکتا ہے۔ ان نظریات کو ایمانیات و اعتقادات میں بے دخلی کا اعلان

بھی کرتے ہیں تو اسی کتاب میں بقلم خود مقام و معرفت امام و نبی علیہم السلام.
عقل سلیم اتفاق علمار کاملین کی روشنی میں نقد و تبصرہ کرنے والے محقق بھی
بننے کا شوق ہے۔ خود ہی لکھتے ہیں کہ اصولِ دین کا معاملہ بڑا ہی نازک ہے
اصول میں معمولی سی لغزش انسان کو ابدالآباد تک آتشِ جہنم کا ایندھن
بنا دیتی ہے۔ جب یہ تحریر بھی اِن صاحبان کی ہے تو یہ مسائل غیر ضروری نہ رہے
اور ایمانیات میں دخل ظاہر ہے۔ میں نے اکثر دیکھا اور زیرِ مطالعہ لٹریچر مذاہب
عالم میں یہ خاص بات نوٹ کی کہ خود ساختہ مصلح اعظم مدعی مہدویت و
نبوت بھی اسی بیماری کا شکار ہو گیا کہ کبھی کہتا کہ وہ نبی نہیں ہے ہرگز
نہیں ہے اور کبھی کہتا ہے کہ وہ نبی ہے اور ضرور ہے اور جو نبی نہ مانے
کافر گمراہ ہے۔ یہ بات بالکل واضح نشانی ہے دماغی خرابی مالیخولیا پاگل پن
کی اور میں نے کئی دفعہ قوم سے اپیل کی ہے کہ ان کے خلاف اشتہار بازی۔
مناظرے وغیرہ بالکل طفلانہ باتیں ہیں۔ ان کو مفت کی شہرت مل جاتی ہے جیسے
بیت المقدس کو آگ لگانے والے دُنیا کے ۷ عجائبات کے بہت بڑے
عبادت خانہ کو ایک شخص نے محض اس لئے آگ لگا دی تباہ و برباد
کیا کہ اس کا نام تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے ان کے گرو گھنٹال
مرشد آقا یزیدؑ نے بھی اسی بات کو سامنے رکھ کر کربلا بنایا۔ مدینہ تاراج
کیا۔ مکہ کو تباہ کیا۔ خانہ کعبہ کو آگ لگائی۔ تاریخ سے سینکڑوں مثالیں
دے سکتا ہوں ایسے پاگل بدبختوں کی۔ دیکھئے عباسی راجپال جیسے خلافت

معاویہ و یزید لکھ کر تاریخ کو ہی بدل دیا۔ سیاہ سفید اور سفید سیاہ۔ ظالم شیطان یزید قاضی دمشق بنا دیا۔ اور مظلوم کربلا ذبح عظیم کے مصداق کو باغی۔ یہ بدبخت نجس جانور ثبوت حقائق سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے ہزرا حیرت دہلوی پلید کا قصہ یاد نہیں کہ واقع کربلا کا انکار کر کے ہزاروں روپے جمع کر لئے۔ ایسے صاحبان کے لئے ہی کسی شاعر نے خوب کہا ہے

کیسا نبی کیسا امام

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد لطیف آباد

پلیسا نبی پلیسا امام

حضرات! میں آپ کو ایک خاص طریقہ سے حقیقی اسلام دکھلاتا ہوں کہ آپ ابلیسانہ وسوسوں و شکوک کی بیماری سے بچ جائیں۔ ڈائرکٹ طریقہ پیش کرتا ہوں۔ یہ علاج آج تک ایسے گمراہ مریضوں کا کسی نے نہ کیا ہوگا۔ یہ آل محمدؐ کے خاص فضل سے دعوتِ ایمان دے رہا ہوں ان بدبختوں کو جو آلِ محمدؐ کو بھی اپنا جیسا سمجھتے ہوئے متانت سنجیدگی شرافت کو جواب دیکر سوقیانہ یا جیانہ تحریر ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں کہ ہم شیعانِ علیؑ جو تخلیقِ عالم کے باعث نور اول آل محمدؐ کو سمجھتے ہیں تو تناکح۔ توالد، اکل و شرب۔ بول و براز کے باوجود نور محض کیسے ہو گئے؟۔ اس گستاخانہ تحریر کو بار بار پڑھیں۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں ان بدبختوں پر حتیٰ فی الواقعہ روحانی موت ہو چکی ہے کہ کوئی خارجی یزیدی قلم بھی شاید ہی ایسا زہر ٹپکے۔ اے دنیا!

کتنے انسانوں کو تیری چمک دمک رنگ رلیاں دوزخ کا ایندھن بنائی جائینگی امام آخرالزمان (عجل اللہ فرجک) کے ظہور تک یہ شیطان غیر معمولی کامیابی ضرور دکھلائیگا۔ قلیل ہی بچیں گے۔ یہ دنیاوی کامیابی ہے۔ آخرت تو بلا حساب ابدی جہنم ہے ان کے لئے۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کے لئے توحید سمجھنے کے لئے اصول دین میں کیا لکھا ہے۔ ہر ایک مشہور و معروف کتاب شیعہ میں یہی لکھا ہوگا۔

(وہ صفتیں جو خدا تعالیٰ کے ہی لائق ہیں۔

صفاتِ ثبوتیہ

قدیم۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

تشریح۔ ہمارے امام اس صفت کے مالک نہیں ہیں۔ یہ صرف خدا کے لئے ہے۔

قادر۔ اس میں بھی ہمارے امام شامل نہیں ہیں۔ ہمارے امام اوّل علی علیہ السلام کا مشہور مقولہ ہے کہ اے خدا میں نے تم کو اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا۔

عالم۔ یہ بھی خاص صفت خدا تعالیٰ ہی کی ہے۔

حی۔ یہ بھی خاص خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔

مرید۔ یہ بھی خاص خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔

مُدرک۔ یہ بھی خاص خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔

متکلم :- یہ بھی خاص خدا تعالیٰ کے لیے ہے۔ کہ ہر ایک چیز کو کلام کی طاقت بخش سکتا ہے۔ جیسا کہ درخت میں کلام کو پیدا کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرالیں۔ اب نکتہ یہ یاد رکھیئے کہ جو خدا تعالیٰ درخت کو طاقت بخش سکتا ہے کیا وُہ فوق البشر مخلوقِ اوّل علیؑ کو یہ طاقت نہیں بخش سکتا۔ کہ معراجِ جسمانی کے وقت خاتم الانبیاء نورِ اول سے ہمکلام کرالے اُس مقام پر جہاں فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے تھے۔ علی زمین پر بھی تھے تو معراجِ جسمانی میں بھی ساتھ تھے۔ ہر منزل پہ ساتھ تھے۔ یہ تصویر براق جو روپیہ کمانے کے لئے خیالاتی بنائی ہے کہ گھوڑے کے پَر ہیں اور رسولؐ کی سواری کے لئے بنایا ہے تو اتنا بھی خدا نے عقل نہ دیا۔ کہ گھوڑا جانور بخس سدرۃ المنتہیٰ تک کیسے جا سکتا تھا۔ ایمٹی طاقت کا راز مختلف نوری لہروں وغیرہ کا تذکرہ سائنس کی کتاب ہی دیکھے تو سمجھ لیگا کہ ایمٹی طاقت کا مالک نبیؐ و امامؑ کو کہاں لے گیا۔ وہاں لے گیا جہاں آئنسٹائن جیسے اور دیگر دبل پرائز والے بھی کسی فلکیات وحساب سے نہ سمجھ سکے کہ SPACE کی حد کہاں تک ہے۔ تو وہ خاص آخری مقام جگہ کہاں کیسی ہے؟ (معمہ کائنات) صادق۔ اس میں ہمارے امام بھی شامل ہیں کہ صادق کے بھیجے ہوئے صادق کے ساتھ رہنے کا حکم دیا۔

صفاتِ سلبیہ : اب صفاتِ سلبیہ کو سمجھیئے (وہ صفتیں جو خدا تعالیٰ کے لیئے لائق نہیں)

(۱) شریک۔ بے شک۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ میں وہ ذات لاشریک ہے۔

(۲) جسم۔ ترکیب۔ مرئی۔ حلول۔ اتحاد۔ معانی۔ مکان تمام باتوں میں خدا خدا ہی ہے۔ ہمارے ائمہ علیہم السلام کے لیئے یہ کوئی شیعہ اعتقاد نہیں رکھ سکتا۔ اب ان حقائق کی موجودگی میں خدا خدا ہے اور علیؑ علیؑ ہیں۔

دماغی خرابی ان حضرات کی یہ ہے کہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ خالص توحید کا تصور کس نے دیا؟ کیا ڈائرکٹ خدا ان سے ہمکلام ہوا ہے؟ ہرگز نہیں انبیاء و آئمہ بہرحال بشر و انسان ہی ہیں بقول ان صاحبان کے تو اس کا انکاری کون ہے لیکن اصلی بحث تو یہ ہے کہ لفظ نور کو سمجھو۔ شاہد و مشہود کو سمجھو۔ خلقت انبیاء کو سمجھو۔ اس عالم علل و اسباب میں آئمہ ملائکہ کے ذریعہ اشیاء کا علم حاصل نہیں کرتے۔ تمام عمر گذری شیعہ اعتقادات کو پڑھانے میں۔ بیان کرنے۔ یہ سر جھیر خطابت دکھلانے میں اور یہ بات بھی سمجھ نہ آئی

کتاب کیا ہے؟ صاحبانِ کتاب کون ہیں؟ اہلِ کتاب کون ہیں؟؟ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰب کو بھی نہ سمجھے تو شرح العقائد خواہ مخواہ وقت برباد کیا۔ اُم الکتاب بھی نہ سمجھے۔ جن سینوں میں یہ قرآن قبل

نزولِ ظاہری موجود تھا وہ محتاجِ فرشتہ نہیں ہوتے۔ ان صاحبان کے دماغ میں مثبت و منفی بجلی کی طرح مثبت و منفی بیان کی کرنٹ (CURRANT) چلتی رہتی ہے اور خاص حس موجود نہیں جسکو 6th SENSE چھٹی (۶) حس کہتے ہیں اسلئے کمزور بریک کی طرح کمزور دماغ ایسی رفتار پکڑتا ہے کہ ہر تحریر و تقریر میں سامانِ تمسخر پیدا کرتے ہیں "اپنی تردید آپ" کا مظاہرہ کر کے دروغ گو را حافظہ نباشد کے مصداق ہیں۔

یاد رکھیئے کہ شیعہ جب ان معصومین کو خاص مقام دیتا ہے مخلوق میں تو شیعہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہی شاہکارِ قدرت نبی و علیؑ تھے کہ نبی نے غار میں پناہ لی۔ پتھروں سے زخمی ہوئے۔ دندان شہید ہوئے۔ اصحابؓ پر سفیانی اموی ٹولہ کے ناقابلِ بیان مظالم بھی دیکھے اور ہجرت کے لئے مجبور ہوئے۔ مکہ کی زندگی میں باجماعت نماز کیا اذان تک ناممکن ہوگئی شعبِ ابوطالب بھی دیکھا تو امام نے اکلوتی بیٹی رسولؐ فاطمۃ الزہرا کا پہلو زخمی ہوتا بھی دیکھا۔ محسنؑ شہید بھی دیکھا۔ گلے میں رسی بھی دیکھی۔ دربارِ سقیفہ کی حاضری بھی دیکھی۔ دروازۂ فاطمہؑ پر آگ کا سامان بھی دیکھا تو آخر ہر دو نبی و امام نے کربلا بھی دیکھا اور مظلومی حسینؑ بھی دیکھی۔ خاندانِ رسول کے بچوں کو پتھروں و تیروں سے ختم ہوتے بھی دیکھا۔ زینبؑ کو محمل و بازارِ کوفہ و دربارِ ابلیسِ یزید پلید میں بھی دیکھا۔ ان تاریخی حقائق

کی موجودگی میں ان ہی پاک نفوس کی بیکسی مظلومی وصبر واستقامت کو دیکھ کر کون گدھا انکو خدا سمجھ سکتا ہے۔ یا شریک خدا شیعہ جانتا ہے کہ یہی علیؑ نماز بھی پڑھتے تھے تو وقت نماز خوف خدا و یوم الحساب سے اس طرح جسمانی طور پر کمزور نظر آتے تھے کہ ابن ملجم ملعون نے مسجد کوفہ میں ہی خنجر سے شہادت کیلئے اقدام کیا۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ عزرائیل ہرگز ان کی جانکنی (موت) عام انسان کی طرح نہیں کرسکتا۔ قصہ موسیٰ تو مشہور واقعہ ہے۔ ہم تو یہاں تک جانتے ہیں کہ عاشورہ کے دن تیر جو حسین کی طرف آتے تھے جب تک امام حسینؑ نے شہادت کیلئے آمادگی ظاہر نہ کی تیر آتے تھے اور زمین پر گر جاتے تھے۔ امام حسنؑ کو زہر شہید نہیں کرسکتی تھی جب تک شہادت کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔ یہ خاص راز ہے اس نورانی مخلوق کا جو ژولیدہ خانس و مانغ نہیں سمجھ سکتا۔ اے بدبخت وہابی کینسر کے مریض ایک خالص مادی سائنسی حکمت ڈاکٹری کی بات بتلاتا ہوں کہ موت نام ہے عناصر اربعہ جسمانی وخوراک وغیرہ کے عدم توازن کا کہ گرمی بڑھی تو خطرہ ہوا بڑھی تو خطرہ۔ پانی کی زیادتی خطرہ جو بصورت شوگر۔ بلڈ پریشر دل کی کمزوری۔ پاگل پن۔ سل دق جیسے موذی امراض کہلاتے ہیں۔ لغت حکمت میں۔ چونکہ اعتدال نہیں رہتا نظام عصبی و جسمانی مادی میں اسلئے موت ہو جاتی ہے۔ عام انسان کی بہ نسبت نبیؐ وامامؑ

تو خود میزان عدل ہیں۔ بدپرہیزی۔ افراط و تفریط در زندگی دنیاوی کا شکار یہ نہیں ہو سکتے۔ عام انسان اعتدال سے ۲۰۰ سال تک عمر لے گیا اور راز طول عمری کے لئے کافی ریسرچ ہو رہا ہے۔ جب نبیؐ و امامؑ میں یہ کمزوری بشری ہو ہی نہیں سکتی خوراک و غذا و دیگر لوازمات زندگی میں تو موت کیسی؟ یہی خاص بھید ہے جو صرف شیعہ جانتا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ چہاردہ معصومین کی موت نہ بخار سے ہوئی نہ کسی بیماری سے بلکہ۔ زہر۔ تلوار سے ہی شہادت ہوئی ورنہ ابدی زندگی اس جہاں میں بھی گذارتے۔ یہاں ایک اور نکتہ پیدا ہو گیا ہے جس پر روشنی ڈالوں تو کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ نکتہ یوم الحساب۔ حشر وغیرہ کا ہے کہ چہاردہ معصومین کو کیوں ابدی زندگی نہیں ملی۔ دنیا بیوقوف حیران ہے کہ معراج جسمانی کیسے ہوا اور میں حیران ہوں کہ اُس جہان نورانی سے اِس دنیا فانی میں کیسے آ گئے۔ گھر جانا آسان ہوتا ہے کہ تمام راستے وغیرہ مسافر کو معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بیرون ملک جا کر GUIDE رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ یہ معصومین اُس جہان کو بھی جانتے تھے اسلئے خود رہنما (guide) ہے۔

میں تمام اہلِ ایمان سے گذارش کروں گا کہ اس مضمون کی زیادہ سے

زیادہ اشاعت کریں۔ طلبا۔ طالبات کو خاص طور پر پڑھائیں۔ گھر میں پڑھکر سنائیں۔ ہر محفل میں سنائیں۔ ہر مسلمان کو سنائیں کیونکہ دعوتِ اسلام تو غیر شیعہ بھی دیتے ہیں۔ لیکن دعوتِ ایمان دینا صرف ہمارا حسینیوں کربلا والوں کا کام ہے کیونکہ نبی نانا دعوتِ اسلام دیتا رہا کہ ابتدا رہتی نئی تحریک کی اور کربلا میں دعوتِ ایمان حتی کہ اتنی بے مثال قربانی دی گئی۔ یہ ہے فلسفۂ کربلا۔ اے قاری سمجھ لے کہ نظام شمسی کی کشش ثقل اور ۲۰۰ میل کرۂ ہوا زمینی نے جس طرح اس مخلوق زمینی کو محفوظ کر رکھا ہے۔ اور گردش سیارگان کا نظام حساب کی آخری کسر تک صحیح چل رہا ہے۔ اسی طرح نظام روحانی و نظامِ مادی بھی چہاردہ معصومین کے طفیل چل رہا ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو لاکھوں کروڑوں سیاروں ستاروں وکئی آسمانوں شمسی نظاموں والی دنیا ریزہ ریزہ ہوجائے۔ یہ میرا تخیل نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی شیعیت ہے۔ دیکھیے سید اسماعیل الطبرسی النوری کی کتاب کفایۃ الموحدین۔ یہ وہ جلیل القدر بزرگوار ہیں کہ وہابی قلم نے بھی ایک حصہ عبارت لکھا تو آخری قطعی بات نہ لکھی کیونکہ تمام عمارت تحریری ریت کے گھر کی طرح بیٹھ جاتی۔ یہ علمی خیانت ہے۔

اے شیعہ! تمام ملائکہ۔ جملہ مخلوقات ان بزرگواروں کے غلام اور ان کی درگاہ عالیہ کے بوسے لینے والے غلام ہیں۔ یہ ان بزرگواروں کو ہی سزاوار ہے کہ تمام مخلوقات میں پروردگار کے اذن و امر سے تصرف کریں۔ کوئی فرشتہ کوئی کام نہیں کرتا۔ حرکت نہیں کرتا مگر ان بزرگواروں کے اذن سے۔ **اللھم صل علیٰ محمد و آلِ محمد۔**

یہ ملائکہ۔ عرش و فرش، لوح و قلم۔ زمین و آسمان و سورج وچاند، ستارے غرضیکہ تمام موجودات کے حاکم یہی شاہی خاندان ہے۔ اور والی ہے۔ اسی لئے تو فرمایا کہ اے محمدؐ! اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو کوئی چیز پیدا نہ کرتا۔

میں نے ایک خاص چیز پیش کی ہے۔ اس مضمون میں۔ وہ یہ کہ خاتم الانبیاءؐ بھی **شہید** ہیں۔ حقیقتاً نہ کہ مجازاً۔ شہادت ایک بہت بڑا درجہ ہے۔ بہت بڑا انعام ہے قدرت کا۔ ہمارے سادہ لوح شیعہ عوام ہی نہیں بلکہ ہر تان ہے دیپک کے شیدائی جو لاکھوں روپے تاجران خون ثقلین کو دیتے ہیں ان کو بھی معلوم نہیں کہ محمدؐ مصطفےٰ احمدؐ مجتبیٰ شہید ہیں۔ **شہید** خطابت کے جوش و نعرۂ یاعلیؑ میں جب محفل کو گرم کر کے مسحور کر دیا جاتا ہے۔ تو آخری نبی **محمد** مصطفیٰؐ کو اس رنگ میں شہید پیش کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے امام حسینؑ کو

"میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو" کا مفہوم یہ تھا کہ شہادت یوم عاشورہ میری ہی شہادت تصور کی جائے گی اور جو خاص سعادت عظمت درجہ شہادت مجھے ظاہری طور پر نہ مل سکے وہ آپ کی شہادت سے ملے گا۔ یہ تاویل تفسیر بالکل غلط ہے۔ اگر یہی الفاظ کا مفہوم تھا تو زیادہ حقدار تو بڑا بھائی امام حسن بھی ہو سکتے تھے جو زہر سے فی الواقعہ شہید بھی کئے گئے۔ مصیبت یہ ہے کہ دین کو بھی شاعری سمجھ لیا گیا۔ قافیہ ردیف و تخیل کی بلندی۔ مبالغہ قصہ بلبل و پھول و عاشق و معشوق کے رنگ میں دین کو بھی پیش کرنا تبلیغ کہلانے لگی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

حضرات! جذبات دماغی عیاشی سے علیحدہ ہو کر پڑھئے کہ آخری نبی محمد مصطفیٰؐ تاریخی طور پر حقیقی طور شہید تھے۔ غیر شیعہ نے تو جان بوجھ کر اس جرم عظیم پر پردہ ڈال دیا کہ مجرمہ ایک مشہور معروف شخصیت تھی جس کے قصے الف لیلیٰ کے قصوں سے زیادہ عجیب و غریب ہیں۔ یہ زہر فتح خیبر کے وقت گوشت ہی دیا گیا۔ ہمارے رسولؐ کو مظلوم ہو گیا یہ اقدام زہر خورانی۔

جب آخری وقت قلم دوات طلب کی تو سیاسی حکیم نے مرض ھذیان کی تشخیص کر کے بخار کے غلبہ کا اعلان کر کے جہاں آخری

وصیت و تحریر سے قوم کو محروم کرکے تفریق بین المسلمین و خون خرابہ کیلئے موقعہ دیا وہاں سادہ لوح انسانوں کو بیوقوف بنا دیا کہ اس بخار سے ہی فوت ہوئے۔ نہ کوئی ہذیان تھا۔ آخری وقت نہ کوئی ایسا خطرناک بخار۔ نبیؐ ھذیان کا شکار نہیں ہوسکتا (قرآن مجید) یہ اُس زہر کا اثر تھا کہ نبی کی موت ہوگئی اور درجۂ شہادت ملا۔ نعش مبارک کی حالت ایسی تھی بوجۂ زہر کہ جلد از جلد دفن کرنا ضروری ہو گیا اور جس طرح امام حسنؑ کے جگر کے کئی ٹکڑے معہ خون دیکھے ہم نے اس محسن انسانیت نبیؐ آخرالزمانؐ کی نعش مبارک کی حالت دیکھی۔ یہ خاص پارٹی دیکھ چکی تھی یہ آنکھوں سے حالت آخری وقت۔ زہر کام تمام کرچکی تھی۔ اب گھر والوں نے ہی جلد از جلد کفن دفن جنازہ کا انتظام کرنا تھا نہ کہ زہر سے شہید کرانے والوں نے اور اسی لئے تو جنازہ میں بھی شامل نہ ہوئے یہ صاحبان۔ چہ میگوئیاں شروع ہو گئی تھیں۔ تلوار گھما کر سامنے پڑے ہوئی نعش کو دیکھ کر کہنے والا کہہ رہا تھا کہ رسولؐ فوت نہیں ہوئے۔ جب پارٹی جمع ہو گئی اطلاع پہنچ گئی تو تلوار بھی نیام میں چلی گئی۔ کتنا دردناک قصہ ہے نبیؐ آخرالزمان کا کہ آج لاکھوں تک آدمی جنازۂ قائد دنیا میں شامل ہوتے ہیں۔ نماز جنازہ غائبانہ پڑھی جاتی ہیں لیکن غسل تک دینے والا۔ قبر کھودنے والا۔ کفن

پہنانے والا۔ جنازہ کو کندھا دینے والا تمام کی تمام تاریخ سے پڑھو اور دیکھو کہ یہ کون تھے؛ اتنا بیکسی مظلومی کا منظر شاید ہی اس آسمان نے دیکھا ہو کہ سردارِ دو جہان کا جنازہ اُٹھ رہا ہے اس حالت میں کہ آسمان بھی گریہ کن ہوگا۔ یہ تمام واقعات زہر سے شہادت نعش کی حالت اور دفن کفن وغیرہ مشہور عالم کتاب **تاریخ طبری** سے پڑھو۔ کسی کتب خانہ کسی علمی گھرانے سے لے کر پڑھو۔ تو سوچو کہ جہاں اغیار نے اپنی حکومتوں کے زور سے مظلومی محمدؐ و آلِ محمدؐ پر پردہ ڈالا ہے۔ تو شیعہ نے بھی کیسی لاپرواہی و بدانیت فی الدین کی ہے۔

آخر میں یہی لکھوں گا کہ ہر وقت گھڑی یا علیؑ مدد کہو یا علیؑ مشکلکشاء کہو۔ رزق طلب کرو تو ان سے۔ صحت شفاء چاہو تو ان سے۔ یہی مختارِ عام ہیں یہی مختارِ خاص ہیں کارخانۂ قدرت کے۔ مجازاً ہیں حقیقتاً سب کچھ ہیں۔ خدا نہیں ہیں لیکن مظہرِ خدا ہیں۔ ان سے درخواست کیجیے ہر مشکل کے وقت کہ مشکلکشائی کریں۔ مرنے کے بعد بھی ان سے توسل رکھنے والے فقراء قلندر آج بھی زندہ ہیں۔ ٹاؤں کے قبروں کے نشانات تو گھر والے بھی نہیں بتلا سکتے کہ گردشِ ایام و انقلاب سیاسی میں

گئی قبور ختم۔ قبرستان ختم۔ نام و نشان ختم۔ ان کی ذوالجناح ہو یا عَلم یا روضہ مبارک یہ خاص قُدرت کی خاص نشانیاں ہیں۔ ذوالجناح کو لبصورت ذُوالجناح دیکھو تو بے شک ہاتھ پھیر کر بوسہ دو چادر مبارک پہ۔ دستار مبارک پر اور ہر اُس چیز پر جو تشبیہ ہے حقیقی ذوالجناح عاشورہ کی۔ وہی پتھر اینٹ چونا کی مسجد ہے جہاں ہر قسم کی اسلامی عبادت جائز ہے اور وہی بیت الخلاءٗ اسی پتھر اینٹ کا ہے جہاں غلاظت موجود۔ مسجدیں فرشتے نہیں بناتے یہی مستری مزدور خالص گنہگار انسان بناتے ہیں۔ مال حرام سے بھی بنتی ہیں کہ سرمایہ داروں کی دولت خرچ ہوتی ہے ___ لیکن مسجد کا تقدس موجود رہتا ہے۔ اسی طرح ذُوالجناح۔ عَلم۔ روضہ مبارک ہے۔ کسی خناس کی تقلید میں گمراہ نہ ہونا۔ بار بار سمجھا رہا ہوں۔ پڑھے لکھے شیعوں۔ سیدوں کو کہ تقلید اصول دین میں نہیں ہوتی۔ نہیں ہوتی۔ یہاں تو منقولات کو معقولات عقلی دلائل سے مستحکم کرنا ہوتا ہے۔ اسی پر دین کا انحصار ہے۔ اصُول میں جہالت جہنم کو قبول کرنا ہے۔ یہ رضا و رغبت خود۔ رُوحانی خودکشی!!

یا علیؑ مدد

نگارش

جناب مرزا مصطفےٰ علی ہمدانی

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ کی دل افزا اور روح پرور نوید جہاں مُبداءِ فیاض کی طرف سے ملی وہاں بنیادی آدابِ دُعا وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ کی بھی آگاہی دی گئی۔ اور اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ کا فرمان صادر فرما کر کارفرمائی اور کارسازی کے لیے اِنَّمَا کا حصار قائم فرمایا گیا۔ لہٰذا مومن کے لیے صریحی بات ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے بڑھ کر کوئی وسیلہ بارگاہِ ایزدی میں استغفار و طلبِ رحمت کا نہیں ہے۔ یہ نظم ایک پاکیزہ عرضداشت ہے۔ روائے حاجات و دفع بلیات کے لیے روزانہ پڑھیے۔ اور دیکھیے کیسی کامیابیاں ہوتی ہیں :

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد لطیف آباد

ہوں مُبتلائے رنج و بلا یا علیؑ مدد — مَیں پابہ گِل ہوں دستِ خُدا یا علیؑ مدد
سرتاجِ اتقیا ہے تو سرخیلِ اصفیا — اے تیرا نام حیلے حیلے ، یا علیؑ مدد
منہاجِ عدل ، پیرِ طریقت ، رواجِ دیں — جانِ وفا و صدق و صفا ، یا علیؑ مدد
کوہِ وقار قطبِ شجاعت ، مدارِ علم — بحرِ کرم ، محیطِ سخا ، یا علیؑ مدد
کانِ کرم ، نشانِ شرافت ، منارِ فضل — عمانِ جود و بذل و عطا ، یا علیؑ مدد
شاہِ نجف ، وصی نبیؐ ، اوّلین امام — اے بادشاہِ ہر دوسرا ، یا علیؑ مدد
یعسوبِ دیں ، امامِ مُبیں ، فخرِ اولیا — نفسِ رسولؐ وجہِ خُدا ، یا علیؑ مدد
اے تاجدارِ ملکِ ولایت پناہِ خلق — اے جاں نشینِ شاہِ ہُدیٰ ، یا علیؑ مدد
اے نائب و برادرِ سردارِ انبیاؑ — مہر و سپہرِ مجد و علا ، یا علیؑ مدد
اے پاسبانِ دین و شریعت ، امامِ دہر — حاجت روائے خلقِ خُدا ، یا علیؑ مدد

عقدے تمام حل ہوئے اس خوش نصیب کے　　جس نے خلوصِ دل سے کہا، یا علیؑ مدد
صبح و شام ہے وردِ زباں تیرا نام پاک　　میرا وظیفہ، میری دُعا، یا علیؑ مدد
شاعر ہوں میں مگر سگِ کوئے رسولؐ ہوں　　تیرے ہی دَر کا ہوں میں گدا، یا علیؑ مدد
دل میں ہے میرے اُلفت اولادِ فاطمہؑ　　جنت میری ہے تیری ولا، یا علیؑ مدد
اللہ رکھے تیرے سلامت خُم سبو　　اے ساقی غدیر پلا، یا علیؑ مدد
کس کو سُناؤں تیرے سوا غم کی داستان　　کس کو پُکاروں تیرے سوا، یا علیؑ مدد
مشکل کے وقت نام تیرا بہترین سپہر　　ہر دَرد لا دَوا کی دَوا، یا علیؑ مدد
سیلاب فتنہ اض... سے ہے موج خیز　　مولودِ کعبہ اقبلہ نما، یا علیؑ مدد
فریاد کر رہی ہے فلسطین کی سرزمین　　ملت پہ ہے ہجومِ بلا، یا علیؑ مدد
ہے آج اپنا قبلۂ اوّل بھی پائمال　　طوفان ظلم و جور و جفا، یا علیؑ مدد
درپیش پھر ہیں خیبر و خندق کے مرحلے　　اے یاورِ حبیبِ خُدا، یا علیؑ مدد
زوروں پہ پھر ہے مرحب و عنتر کی سرکشی　　دُلدل سوار، قلعۂ کشا، یا علیؑ مدد
پھر ہو رہی ہے آتشِ نمرود شعلہ بار　　اے وارثِ خلیل خُدا، یا علیؑ مدد
ہے تیری ذاتِ نورِ محمدؐ سے متصل　　ہے تیرا نام، نامِ خُدا، یا علیؑ مدد
بہرِ محمدؐ عربی مقتدائے خلق　　ہاں اے نُصیریوں کے خُدا، یا علیؑ مدد
بہرِ جنابِ فاطمہؑ بضعت الرسولؐ　　زوجِ بتولؑ، شیرِ خُدا، یا علیؑ مدد
بہرِ حسنؑ امامِ دوم، آیتِ کرم　　بہرِ شہیدِ کرب و بلا، یا علیؑ مدد

قیصر کے واسطے میرے عقدے بھی کھولیے
اے دو جہاں کے عقدہ کشا، یا علیؑ مدد